

سرکاری رپورٹ

پلوچستان صوبائی اسمبلی

دسویں اسمبلی / پچیسوں اجلاس

مباحثات 2016ء

﴿اجلاس منعقد 08/جنوری 2016ء بمقابلہ رجوع الاول 1437ھ جمعۃ المبارک﴾

نمبر شمار	مندرجات	صفیہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	1
2	پیش آف چیز مینوں کا اعلان۔	3
3	رخصت کی درخواستیں۔	4
4	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	5

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 08/جنوری2016ء بہ طبق 27 رنچ الاول 1437ھ/ جمیع المبارک بوقت شام 4 بجھر
 20 منٹ زیر صدارت اسپیکر احیلہ حمید خان درانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔
 میڈم اسپیکر۔ السلام و علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
 تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

يٰيُّهَا إِلٰى نَسَانٍ مَا عَرَكَ بِرِبِّكَ الْكَرِيمِ ۝ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّكَ فَعَدَلَكَ ۝ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا
 شَاءَ رَكَبَكَ ۝ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ۝ وَإِنَّ عَلِيْكُمْ لَحَفْظِيْنِ ۝ كَرَامًا كَتِيْبِيْنِ ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا
 تَفْعَلُوْنَ ۝ إِنَّ الْأُبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝ وَإِنَّ الْفَجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ط
 ﴿پارہ نمبر ۳۰ سورۃ الانفطار آیت نمبر ۱۷﴾

ترجمہ: اے انسان! تجھے اپنے رب کریم سے کس چیز نے بہ کایا؟ جس (رب نے) تجھے پیدا کیا، پھر ٹھیک ٹھا ک کیا، پھر (درست اور) برابر بنایا۔ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔ ہرگز نہیں بلکہ تم تو جزاوسرا کے دن کو جھٹلاتے ہو۔ یقیناً تم پر نگہبان عزت والے، لکھنے والے مقرر ہیں۔ جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔ یقیناً نیک لوگ (جنت کے عیش و آرام اور) نعمتوں میں ہونگے۔ اور یقیناً بد کار لوگ دوزخ میں ہونگے۔

میدم اپسکر۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

نواب ثناء اللہ خان زہری (قاںدابوان)۔ میں اپنی طرف سے اور اپنے اس august house کی طرف سے جناب محترم احسن اقبال صاحب فیڈرل منشر، پلانگ کمیشن کو اس house میں آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں اُنکے ساتھ نواب زادہ سیف اللہ مگسی بیٹھے ہوئے ہیں انہیں بھی خوش آمدید کہتا ہوں تو قع اور امید یہی رکھتا ہوں کہ یہ حکومت جیسے change ہوئی ہے احسن اقبال صاحب یہاں آئے ہیں اور انہوں نے دونوں بلوچستان میں لگائے ہیں۔ ہمارے مسئلے مسائل سئے ہیں اور بڑی باریک بینی کے ساتھ انہوں نے ان مسائل پر توجہ دی ہے انشاء اللہ فیڈریشن کی نمائندگی کی حیثیت سے میں اس august House کو یقین دلاتا ہوں کہ جو ہمارے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ مسئلے مسائل ہونگے انشاء اللہ انکو وہ take-up کریں گے اور میاں صاحب کی بھی یہی vision ہے کہ بلوچستان کے جتنے بھی یہاں کے مسئلے مسائل ہیں انکو جلد از جلد حل کیا جائے (ڈیسک بجائے گئے) اور یہ بہت خوشی کی بات ہیں کہ کل ہمیں ACS نے بتایا ہے کہ ہمارے releases quarterly annually لیکن ہمارے 46% جو ہے releases پلانگ کمیشن سے ہوئی ہیں جو فیڈرل پی ایس ڈی پی میں آنے والی اسکیمات ہیں اُس کیلئے بھی میں احسن اقبال بھائی آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں اور یہ دو سال ہوئے ہیں اس گورنمنٹ کو ہونے میں جب سے میاں صاحب یہاں پر ائمہ منظر بنے ہیں تو یہ first time ہے پاکستان کی تاریخ میں میرے خیال میں کہ 100% ہمیں annually allocations عمل رہی ہیں اسکے لیے بھی میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنی طرف سے اپنی پارٹی کے دوستوں کی طرف سے اور اس august house کی طرف سے آپکو بالکل یقین دلاتا ہوں کہ جو بھی آپکے فیڈریشن کے ساتھ جو بھی ہماری تعاون ہو سکے گی انشاء اللہ ہم آپکے ساتھ تعاون کریں گے شکریہ۔

میدم اپسکر۔ شکریہ نواب صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ میڈم اسپیکر۔

میڈم اسپیکر۔ جی۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ بہت شکریہ میں اپوزیشن پیپلز کی طرف سے جناب احسن اقبال صاحب کو خوش آمدید کہتا ہوں اس ہاؤس میں اسکے ساتھ نوابزادہ سیف اللہ مگسی صاحب بیٹھے ہیں انکو بھی ہم خوش آمدید کہتے ہیں آغا صاحب تو ہمارے ساتھی ہیں تقریباً وہ روزانہ تشریف لاتے ہیں درانی صاحب انکو بھی ہم welcome کہتے ہیں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس خوبصورت گرسی پر نواب ثناء اللہ زہری صاحب کو As a Leader of the House میں مبارکباد پیش کرتا ہوں اسکے ساتھ ساتھ میڈم اسپیکر! پچھلے اجلاس میں تو جلدی میں سلسہ ہوا کہ حلف برداری تھی میں آپکو مبارکباد نہیں دے سکا اس Chair پر میں آپکو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں ایک point میں آپکے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں اُس دن آپ نے اپنے کلمات فرمایا تھا کہ آپ اس گرسی تک پہنچی ہیں تو سب سے پہلے آپ نے اپنی والدہ کا ذکر کیا ماب پھر ماں ہوتی ہے ماں کی عظمت کو میں سلام پیش کرتا ہوں اسکے ساتھ ساتھ میں آپکو ایک یادداہی کرانا چاہتا ہوں کہ ایک ذکر آپ نے اُس دن نہیں کیا۔ کئی موقع پر آپ فرمائچکی ہیں کہ جام یوسف مرحوم آپکے روحانی باپ تھے۔ آپ نے سیاست کا آغاز آپکی سیاست کا ابتداء مرحوم جام محمد یوسف جو ہمارے اُس وقت مسلم لیگ کے صدر تھے وہاں سے آپ نے شروع کی اُس کے ساتھ ساتھ انکی بیگم صاحبہ بی بی جان جو آپکو بیٹی کی جگہ پر آپکو درجہ دیتی تھی آپکو اُس دن شکریہ ادا کرنا چاہئے تھا میں آپکو آج یادداہی کر رہا ہوں کہ kindly انکو بھی آپ خراج تحسین پیش کریں بہت بہت شکریہ۔

میڈم اسپیکر۔ میں نے سب سے پہلے انکا شکریہ کیا تھا بہت بہت شکریہ میں نے سب کا نام لیا تھا لیکن اُدھر بہت سے لوگوں کا نام نہیں لیا جو پس پرداہ تھے اور میں نے اُنکے گھر جا کر انکا شکریہ ادا کیا تھا میں بلوچستان اسمبلی کی طرف سے جیسے کہ نواب صاحب نے کہا، فیڈرل منسٹر ہمارے ہیں، پلانگ اینڈ ڈیلوپمنٹ جناب احسن اقبال صاحب کا ذاتی طور شکریہ ادا کرو گئی کہ ہماری request پر وہ آج اسمبلی کا اجلاس دیکھنے کیلئے تشریف لائے، نوابزادہ سیف اللہ مگسی صاحب کا شکریہ ادا کرو گئی آغا شہباز درانی صاحب کا کہ وہ آج اسمبلی میں آئے اور انہوں نے سفر بھی کرنا تھا لیکن وہ ہماری درخواست پر تشریف لائے بہت بہت شکریہ اب میں سرکاری کارروائی کا آغاز کرو گئی میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مjer 1974 کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت روائی اس جلاس کیلئے حسب ذیل ارکین اسمبلی کو پیش آف چیئر میں کیلئے نامزد کرتی ہوں۔

1- محترمہ یا عین اہلی صاحبہ۔ 2- جناب طاہر محمود خان صاحب۔

3- جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب۔ 4- جناب انجیز زمرک خان اچکزئی صاحب۔

وقہ سوالات۔ انجیز زمرک خان صاحب اپنا سوال نمبر 109 دریافت کریں آج اتنے چار سوالات ہیں آج پونکہ محرک بھی نہیں ہیں اور متعلقہ وزرائے امیٰ تک حلفِ عہد بھی نہیں اٹھایا ہے لہذا سوالات کو الگے اجلاس کیلئے مؤخر کیا جاتا ہے وقہ سوالات ختم سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں۔

جناب محمد اعظم داوی (سیکرٹری اسمبلی)۔ جناب ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف ضروری کام کے سلسلے میں لاہور جانے کی بنا اسمبلی کے آج مورخہ 8 جنوری اور 11 جنوری 2016ء کے نشتوں سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

میڈم اپسیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ سردار محمد صالح بھوتانی صاحب نے فون پر اطلاع دی ہے کہ موصوف home station سے باہر ہونے کے باعث آج کے نشست میں شرکت کرنے سے قادر ہئے کی وجہ سے رخصت کی استدعا کی ہے۔

میڈم اپسیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ میر جان محمد جمالی صاحب نے فون پر اطلاع دی ہے کہ موصوف نجی مصروفیات کی بناء آج مورخہ 8 جنوری 2016ء تا اختتام اجلاس رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

میڈم اپسیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ میر مجیب الرحمن محمد حسنی صاحب نے کوئی سے باہر جانے کی بناء آج کی اجلاس سے رخصت کی استدعا کی ہے۔

میڈم اپسیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ سردار مصطفیٰ خان ترین صاحب نے ناسازی طبیعت کی بناء آج کی اجلاس سے رخصت کی استدعا کی ہے۔

میڈم اپسیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ نوابزادہ طارق مگسی صاحب نے کراچی جانے کی بناء آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے

کی درخواست کی ہے۔

میڈم اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ ڈاکٹر قیۃ سعید ہاشمی صاحب نے اسلام آباد جانے کی بنا آج کے اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

میڈم اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ حاجی گل محمد مژہب صاحب نے ناسازی طبیعت کی بنا آج مورخ 8 جنوری 2016ء تا اختتام اجلاس رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ مولوی معاذ اللہ صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا کراچی جانے کی نشست سے رخصت منظور کرنے منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

میڈم اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ محترمہ ثمینہ خان صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا کراچی جانے کے باعث اسمبلی کے آج مورخ 8 جنوری 2016ء تا اختتام اجلاس رخصت منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔

میڈم اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی۔ محترمہ شاہدہ روڈ صاحب نے لاہور جانے کی بنا آج کے نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی اب ایوان کی کارروائی شروع کرتے ہیں وزیر خزانہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا رجسٹر 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت آڈیٹر جزل آف پاکستان کے آڈٹر رپورٹ برائے سال 15-2014ء بر حسابات صوبائی زکواۃ فنڈ اور قومی ادارہ صحت بلوچستان ایوان کی میز پر رکھیں۔

آڈیٹر جزل آف پاکستان کے آڈٹر رپورٹ برائے سال 2014-2015ء

پنس احمد علی احمدزی۔ قائد ایوان کی جانب سے نامزد کردہ میں پنس احمد علی احمدزی وزیر خزانہ کی جانب سے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا رجسٹر 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت آڈیٹر جزل آف پاکستان کے آڈٹر رپورٹ برائے سال 15-2014ء بر حسابات صوبائی زکواۃ فنڈ اور قومی ادارہ صحت

بلوچستان ایوان کی میز پر پیش کرتا ہوں۔

میدم اپسیکر۔ آڈیٹر جزل آف پاکستان کے آڈٹ رپورٹ برائے سال 15-2014ء بر حسابات صوبائی زکواۃ فنڈ اور قومی ادارہ صحت بلوچستان ایوان کی میز پر رکھ دی گئی لہذا یہ رپورٹ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مرجع 1974ء کے قاعدہ نمبر 160 کے تحت پلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اب وزیر خزانہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مرجع 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت آڈیٹر جزل آف پاکستان کے آڈٹ رپورٹ برائے سال 15-2014ء بر حسابات ضلعی زکواۃ کمیٹی لسیلہ بلوچستان ایوان کی میز پر رکھیں۔

پنس احمد علی احمدزی۔ جناب قائد ایوان کی جانب سے نامزد کردہ میں پنس احمد علی احمدزی وزیر خزانہ کی جانب سے اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مرجع 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت آڈیٹر جزل آف پاکستان کے آڈٹ رپورٹ برائے سال 15-2014ء بر حسابات ضلعی زکواۃ کمیٹی لسیلہ بلوچستان ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

میدم اپسیکر۔ آڈیٹر جزل آف پاکستان کے آڈٹ رپورٹ برائے سال 15-2014ء بر حسابات ضلعی زکواۃ کمیٹی لسیلہ بلوچستان ایوان کی میز پر رکھ دی گئی لہذا یہ رپورٹ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مرجع 1974ء کے قاعدہ نمبر 160 کے تحت پلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اب وزیر خزانہ، بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مرجع 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت آڈیٹر جزل آف پاکستان کے آڈٹ رپورٹ برائے سال 15-2014ء بر حسابات ضلعی زکواۃ کمیٹی کوئٹہ بلوچستان ایوان کی میز پر رکھیں۔

پنس احمد علی احمدزی۔ جناب قائد ایوان کی جانب سے نامزد کردہ میں پنس احمد علی احمدزی وزیر خزانہ کی جانب سے اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مرجع 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت آڈیٹر جزل آف پاکستان کے آڈٹ رپورٹ برائے سال 15-2014ء بر حسابات ضلعی زکواۃ کمیٹی ضلع کوئٹہ بلوچستان ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

میدم اپسیکر۔ آڈیٹر جزل آف پاکستان کے آڈٹ رپورٹ برائے سال 15-2014ء بر حسابات ضلعی زکواۃ کمیٹی، ضلع کوئٹہ بلوچستان ایوان کی میز پر رکھ دی گئی لہذا یہ رپورٹ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مرجع 1974ء کے قاعدہ نمبر 160 کے تحت پلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اب وزیر خزانہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجسٹری 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت آڈیٹر جزل آف پاکستان کے آڈیٹ رپورٹ برائے سال 15-2014ء بر حسابات ضلعی زکواۃ کمیٹی ضلع واشک بلوچستان ایوان کی میز پر رکھیں۔

پنس احمد علی احمد زئی۔ جناب قائد ایوان کی جانب سے نامزد کردہ میں پنس احمد علی احمد زئی وزیر خزانہ کی جانب سے اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجسٹری 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت آڈیٹر جزل آف پاکستان کے آڈیٹ رپورٹ برائے سال 15-2014ء بر حسابات ضلعی زکواۃ کمیٹی ضلع واشک بلوچستان ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

میڈم اسپیکر۔ آڈیٹر جزل آف پاکستان کے آڈیٹ رپورٹ برائے سال 15-2014ء بر حسابات ضلعی زکواۃ کمیٹی ضلع واشک بلوچستان ایوان کی میز پر رکھ دی گئی۔ لہذا یہ رپورٹ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجسٹری 1974ء کے قاعدہ نمبر 160 کے تحت پلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے ہمارا جو گزشتہ اجلاس ہوا تھا اُسمیں بہت سے ممبران منتخب ہیں جو قائد ایوان کو مبارکباد دینے تھے اور اپنی خیالات کا اظہار کرنا چاہتے تھے لیکن حلف برداری کی وجہ سے وہ نہیں دیں سکے اب بھی بہت سے ممبران کی request آئی ہے جو نواب صاحب کو قائد ایوان منتخب ہونے پر مبارکباد دینا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں تمام ممبران سے کہ وہ مبارکباد دیں کوشش کریں کے within five minutes request میں دیں تاکہ ممبران کو موقع مل سکے۔ تو سب سے پہلے میں اظہار خان کھوسے کو فلور دیتی ہوں۔ جی کھوسے صاحب۔

میرا اظہار حسین خان کھوسے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ میڈم اسپیکر صاحبہ! آج کا جو اجلاس ہے ہم سب لوگ ایک سا، تھا اپوزیشن ہماری پارٹی اور coalition سارے مبارکباد دیتے ہیں نواب صاحب کو جو آج پہلے ہمارے سیشن میں جس میں نواب صاحب نے حلف اٹھا کے اسمبلی میں آئے، تو انشاء اللہ تعالیٰ نواب صاحب ہمارے علاقے میں چاہے ثروب ہو، چاہے لوار الائی ہو چاہے مکران بیلٹ ہو چاہے نصیر آباد ہو سب کیلئے مل کے ایک ساتھ کام کریں گے اور ساتھ ساتھ اپوزیشن کا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارا ساتھ دیا ہے۔ ہر جگہ پر ہم ایک ساتھ مل کے پاکستان کیلئے اور بلوچستان کیلئے ایک اچھا کام کریں گے اچھے سے پرانگیلش ہونے جس سے ہمارے لوگوں کو فائدہ ہوگا اور ہمارے علاقے کو فائدہ ہو اور پورا بلوچستان نواب صاحب کیلئے ایک ہے نواب صاحب ایک ہی آنکھ سے پورے بلوچستان کو دیکھتے ہیں تو اس سے ہمارے یہاں کے لوگوں کو فائدہ ہو چاہے چاہے ہزارہ برادری ہو، چاہے سیٹلر ہو چاہے کوئی اور لوگ ہوں تو سب پڑھان برادری ہو، چاہے بلوج برادری ہو، چاہے ہزارہ برادری ہو، چاہے سیٹلر ہو چاہے کوئی اور لوگ ہوں تو سب

کیلئے ایک ہی آنکھ سے ہر ایک علاقے میں ہر ڈسٹرکٹ میں مساوی طور پر کام کرنے کے لئے تو اس سے علاقہ کو فائدہ ہو گا چاہے تربت ہو چاہے پنجوڑ ہو چاہے خضدار ہو چاہے ذوب ہو چاہے لورالائی ہو چاہے نصیر آباد ہو چاہے جعفر آباد ہو جملہ مگسی ہو، کوئی بھی سب کیلئے ایک ہی طرح ہونگے تو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں نواب صاحب کو اور اسکے ساتھ ساتھ یہاں آنے پر میرے دوست میرے بھائی سیف اللہ مگسی صاحب کو ہماری اسمبلی میں آئے ہیں مبارکباد دیتے ہیں انکو خوش آمدید کہتے ہیں اور اسکے علاوہ انشاء اللہ تعالیٰ نواب صاحب کو آج ایک ہفتہ ہو گیا ہے حلف لیئے ہوئے اس صوبے کیلئے ایک بہت ہی وہ change لا کیں گے جیسے انہوں نے اپنی پہلی تقریر میں کہا تھا کہ میرے لیے سب برابر ہیں۔ میں کچھ کر کے جانا چاہتا ہوں تو انشاء اللہ و تعالیٰ یہی ہو گا یہاں بہت کم عرصہ ہے اللہ تعالیٰ ہمارا ساتھ دیگا انشاء اللہ تعالیٰ اسی کم عرصے میں اس ڈھانی سال کے عرصے میں بہت اچھے کام اور بہت اچھے پراجیکٹس ہونگے جو یہاں کے صوبہ کی طرف سے بھی اور فیڈرل کی طرف سے بھی ہونگے ہمارے چیف منسٹرو ہاں فیڈرل سے بھی لے کے آئیں گے انشاء اللہ اس صوبے کی تقدیر بدلتے گی اسکے ساتھ میں آپ سب کا شکر یہ ادا کرتا ہوں اپوزیشن اور جو ہمارا government coalition سب کا اور جو دوست ہیں سیکرٹری صاحبان سب جو دوست مہمان گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں میں سب کا شکر یہ ادا کرتا ہوں، بہت شکر یہ۔ میڈم اسپیکر۔ جی سرفراز بگٹی صاحب آپ بولیں۔

میر سرفراز احمد بگٹی (وزیر مختار داغلم)۔ میڈم اسپیکر صاحبہ! میں پہلے تو آپ کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی عزت دی ہے اسکے بعد میرے قائد نواب انشاء اللہ زہری صاحب کو وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں House اور ساتھ ساتھ اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح آپ کو اس سے پہلے عزتوں سے نوازا ہے مزید آپ کی عزت میں اضافہ فرمائے اور بلوچستان کے جو حالات ہیں آپ جیسے Senior politician اور Parliamentarian Leader of the House جبکہ بنتے ہیں تو یقیناً اس میں اور خاص طور پر جب پاکستان مسلم لیگ کی طرف سے آپ کی نامزدگی ہوئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ فیڈریشن کو جو ہو گئی ہے بلوچستان میں اور Baloch common politics ہے وہ revive ہے اور اس کی belief کی politics پر اور زیادہ ہو گیا ہے۔ تو بحیثیت ادنیٰ سا کارکن نواب صاحب! ہم آپ کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ جہاں جس جگہ پر جو بھی آپ ہماری humble capacity میں ہم سے کام لینا چاہیں گے انشاء اللہ آپ کے شانہ بشانہ کھڑے رہیں گے اور آپ کی

ٹیم کی حیثیت سے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو سرخواز کریں گے۔ شگریہ میڈم اسپیکر صاحب۔

میڈم اسپیکر۔ ڈاکٹر حامد اچنزا صاحب۔

ڈاکٹر حامد خان اچنزا (وزیر حکومہ منصوبہ بنی و ترقیات)۔ **أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** میڈم اسپیکر! سب سے پہلے ہمیں بڑی خوشی ہوئی کہ آپ اس کرسی پر برآ جان ہیں ہم آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور اپنی طرف سے اور پارٹی کی طرف سے ہر اس کام میں مکمل cooperation آپ کے ساتھ کریں گے اور آپ سے بھی یہی امید ہے استدعا ہے کہ As a Custodian of the House party politics سے مبرأ sectarian terrorists ہیں نہ ہیں نہ یہ راہبری کے خصوصاً وزیر اعظم نواز شریف کے، محمود خان اچنزا، بزنجو صاحب اور نواب شاء اللہ زہری کے کہ انہوں نے یہ ثابت کر دیا اپنی بصیرت سے کہ پشتون اور بلوجنہ coaltion کے نام پر ڈیکٹری کر رہے تھے۔ یہ ڈیکٹری، جہاد کے نام پر ڈیکٹری کر رہے تھے ضایاء الحق اور کرنل امام اور فلاں فلاں جنzel با بر صاحب تو انہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ ہم بالکل اس ملک کو جمہوریت، انسانیت اور شرافت پر یقین رکھنے والے تین پارٹیوں کا government ہے دوسرا نواب صاحب ابڑی خوشی ہوئی اور آپ کو مبارکباد بھی دیتے ہیں اور یہ آپ کو جس طرح ہم نے ڈاکٹر مالک کو بھی کہا تھا کہ ہم equal ہیں۔ You are the Leader۔ تو ہمارا آپ سے یہ استدعا ہے کہ ڈھائی سال کا تجربہ بھی آپ کو ہوا ہے ویسے بھی آپ ہم سب میں سینئر پارلینمنٹریں ہیں کہ وہی کچھ کریں گے جو اس صوبے میں پشتون اور بلوجنہ کا آپ سے توقعات ہیں میں اپنی طرف سے پارٹی کی طرف سے ویکلم بھی کرتا ہے اور ہر اس کام میں آپ کو سپورٹ کریں گے جو اس صوبے کی اس ملک کی وقار عزت آبر و حقوق آپ سے expect کرتے ہوں گے جناب وزیر اعلیٰ! ہم اس صوبے میں جس طرح پچھلے دو ڈھائی سالوں میں ہم نے یہ ثابت کر دیا coalition government ہے یہ ثابت کر دیا کہ ہم ڈیکٹری کے خلاف ہیں اور عملًا ہم نے ثابت بھی کیا یہ کہ ہم امن کے داعی ہیں امن بھی قائم کیا اور کرپشن جو ہمارا تیسرا ٹارگٹ ہے ایسی کوئی بات نہیں ہوئی جس پر ہم نالاں ہوں تو پچھلے گورنمنٹ کو جو مالک صاحب کا تھا اسکو مبارکباد دیتے ہیں کہ وہ سرخو ہو کے چلا گیا اور سب سے اچھی بات جو اس صوبے کی سیاست ہے coalition government ہے یہ پشتون بلوجنے ملک کی تاریخ میں پہلی مرتبہ peaceful transaction ہوا ہے ایک چیف منستر نے دوسرے چیف منستر کیلئے یہ نہ صرف اس صوبے کے سیاسی پارٹیوں کیلئے ایک مثال ہے بلکہ اس ملک کے تمام سیاسی

پارٹیوں کیلئے بیشک وہ جسمت میں بڑے ہو نگے تعداد میں بڑے ہو گئے لیکن character، انصاف فیصلہ اور ایمانداری اسکا بُسم اللہ ادھر پشوں بلوچ صوبے سے ہوا جناب وزیر اعلیٰ! میں آپ سے اجازت مانگوں گا اپنیکر صاحبہ! دو منٹ آپ دینگے ادھر یہ بتیں ہو رہی تھیں اس ہاؤس میں کہ جی یہ امن تو فوجی لوگ لائے ہیں یہ امن تو پولیس والے لائے ہیں اسیمیں صوبائی حکومت کی کیا خل ہے یہ میرے خیال میں سیاست اصولوں پر ہوتا ہے خواہشات اور جذبات اسیمیں نہیں ہوتے ہیں شاید جو شیخ بیان میں یہ کہہ بیٹھے وفاتی اور صوبائی حکومتیں فیصلہ کرتی ہیں کہ چڑھ دوڑو بیگال پر اور چل پڑو افغانستان پر چل دوڑو بلوچستان پر یہ بھی حکومتیں تھیں لیکن یہ دالی حکومت خواہ وہ فیڈرل ہو یا صوبائی ہو انہوں نے یہ کہا کہ بند کرو terrorism یہ اس حکومت کے حکم سے ہوتا ہے یہ کیا فوج ایک ادارہ ہے۔

میڈم اپنیکر۔ ڈاکٹر صاحب! بھی بہت سے لوگوں کی چھٹیاں پڑی ہوئی ہیں وہ بات کرنا چاہتے ہیں اس کیلئے ایک الگ دن رکھا ہے اگر آپ مبارکباد تک کر لیں۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزی (وزیر مخصوصہ بندی و ترقیات)۔ جی اچھا میں یہ اسکوا بھی پورا کرتا ہوں فوج ایک ادارہ ہے پاک فوج زندہ باد ادھر یلوے ایک ادارہ ہے اگر وہ actove چیز میں آجائے۔ میڈم اپنیکر۔ اسکے لیے ایک دن مقرر کیا ہوا ہے۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزی (وزیر مخصوصہ بندی و ترقیات)۔ جی بس یہی نظر ہ پورا کرتا ہوں تو یہی ہم نے ثابت کیا کہ اس حکومت نے، بچھلی حکومت، مشنگر دوں کو لا کے فیصلے کرتے تھے یہ والا حکومت چاہے وہ وفاتی ہو یا صوبائی انہوں نے یہ ثابت کر دیا ساری دنیا پر کہ فوج اونکے مشورے سے امن کیلئے terrorism کے خلاف کرپشن کے خلاف sectarism کے خلاف لڑ رہی ہے یہ وفاتی حکومت کو اور صوبائی حکومت کو مبارکباد دیتے ہیں۔

میڈم اپنیکر۔ شکریہ جی کریم نوشیر وانی صاحب۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ اپنیکر صاحبہ! میں مشکور ہوں پاکستان ہماری جان ہے سب سے پہلے پاکستان ہے جناب اپنیکر صاحبہ! میں اپنے اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے اور بلوچستان کے اسٹوڈنٹس اور غریب لوگوں کو جو کہ بے سہارا پہاڑوں اور ریگستانوں میں رہتے ہیں انکی طرف سے میں وزیر اعلیٰ صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان میں اس وقت جب آپ نے take-over کیا وزیر اعلیٰ شپ آپ کیلئے ایک چیلنج ہے اور اس چیلنج میں مجھے پتہ ہے کہ آپ اس چیلنج کو عبور کریں گے ہم آپکے ساتھ ہیں جوڑھائی سال گورنمنٹ تھا اس وقت بھی ہم نے کندھا دیا تھا ہر محاذ پر بلوچستان میں

چیلنج کیا ہیں؟ سب سے پہلے بلوچستان میں بیروزگاری ہے غربت ہے بھوک ہے افلاس ہے یہاں ایک مسئلہ اور بھی ہے جناب ان سے ہٹ کر۔ بلوچستان ایک زرعی صوبہ ہے زراعت کے بلوچستان کے داروں مارکسانوں کا زراعت پر ہے بھلی نہ ہونے کے برابر ہے اور اس وقت مغربی جو بارڈر ہے مشرقی جو بارڈر ہے سمجھ گیا بلوچستان کے لوگ چن سے لیکر جیونی تک اپنے گزر و بسراہی بارڈروں سے کرتے ہیں میں امید کرتا ہوں کہ جس طریقے سے پہلے بلوچستان کے لوگوں کو ریلیف دیا گیا تھا اب بھی آپ اپنے گورنمنٹ کو انکور پیلیف دو۔ تاکہ بلوچستان کے لوگ ان پر سختی نہیں کریں ایجنسیاں ادارے تاکہ لوگ اپنا گزر و بسراہی کریں۔ زمینداروں کیلئے میں نے پہلے عرض کیا تھا کل، احسن اقبال صاحب سے کہ اگر مہربانی ہو گا کہ بلوچستان میں بھلی نہیں ہے سولر سسٹم بلوچستان میں رانج کریں سولر سسٹم یہاں بلوچستان میں کامیاب ہے سولر سسٹم سے زمیندار فائدہ اٹھاتے ہیں کیونکہ بلوچستان ایک زرعی علاقہ ہے۔ اس وقت میں پتہ ہے کہ اربوں روپے بلوچستان کی زمینداروں کو نقصان ہوا ہے یہ بھلی کی نہ ہونے کی وجہ سے لوڈ شیڈنگ صرف چار گھنٹے بھلی مہیا کرتا ہے اس سے زمینداروں کے فصلیں تباہ ہو چکے ہیں اور یہ چیلنجز جو ہیں ناں بلوچستان کی معاشی بدحالی کی صورت میں آپکو روشنی میں ملی ہیں نواب صاحب!۔ یہ آپکے دور میں نہیں ہیں یہ کئی گورنمنٹیں آئی ہیں اور کئی گورنمنٹیں گئی ہیں مگر انکا جو خوبصورت سلوگن تھا انکا خوبصورت الفاظ تھا صرف اور صرف اُس کرسی تک محدود تھے کرسی کی رسائی تک وہ خوبصورت سلوگن وہ خوبصورت تقریریں انکا سب اخباری سرخیوں تک محدود تھا یہ آپکو جناب درشت میں ملی ہیں انشاء اللہ میں امید کرتا ہوں کہ آپ فرزند بلوچستان ہیں آپکو ہر چیز کا پتہ ہے کہ بلوچستان کو کیسے سدھا راجتا ہے دشمنوں کی اپنی جگہ پر بیروزگاری اپنی جگہ پر بھوک اور غربت اپنی جگہ میں ہیں بلوچستان میں نوجوان آپکو پتہ ہے نواب صاحب یہ فارغ تحاصل ہوتے ہیں یونیورسٹی اور کالجوں سے یہی اسمبلی سیکرٹریٹ کو بلوچستان سیکرٹریٹ کو تو اب کر کے جب نوکریاں نہیں ملتی ہیں تو ڈگریاں جلا کر یا پھاڑوں کا رخ کرتے ہیں یا بیرونی دنیا میں جاتے ہیں پاکستان کے خلاف جو ہے ناں بات کرتے ہیں اور پاکستان کے خلاف تحریک چلاتے ہیں یا اپنی خوشی میں نہیں دیتے ہیں جو باہر ملکوں کی باہر بیٹھے ہوئے ہیں یہ لوگ ہیں جو مایوس ہو گئے ہیں انکو روزگار نہیں ملا غربت بھوک اور افلاس کی وجہ سے چلے گئے ہیں باہر میں امید کرتا ہوں جناب کہ وفاق کی اس وقت آپ نماں نہدہ ہیں اب مسلم لیگ کی گورنمنٹ ہے وہاں بھی مسلم لیگ یہاں بھی مسلم لیگ ہم سارے ساتھی آپکے ساتھ ہیں ہر محاذ پر آپکو کاندھا دینگے آپ کے گورنمنٹ کو بھی کاندھا دینگے آپکو ہر صورت میں fail ہونے نہیں دینگے یہ بھی ہمیں پتہ ہے کہ جب آپ نے take-over کیا تو ہمیں پتہ ہے کہ آپکے خلاف بڑے سازشیں ہونے والا ہیں اور وہ

سازش ناکام ہے نواب صاحب ہے ہمیں پتہ ہے کہ وہ مسلم لیگ کے گورنمنٹ کو بلوچستان میں برداشت نہیں کرتے ہیں مرکز میں مسلم لیگ کے خلاف جو ہے نا وہاں تحریک چل رہا ہے۔ سندھ میں مسلم لیگ کے خلاف تحریکیں چلا رہے ہیں بلوچستان میں تحریک چل رہا ہے امید کرتا ہوں کہ سب سے ہم نہیں لینگے کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے صلاحیت دیا ہے قابلیت دیا ہے سب سے پہلے بلوچستان ایک زرعی علاقہ ہے سول کیلئے سوچیں آنیوالا آپ کا بجٹ آیگا اور دوسرا ایک چیز میں آپ کے علم میں لا تا ہوں کل جو میں نے احسن اقبال کو کہا تھا کہ این ایف سی ایوارڈ میں جو پیسہ سرکار دے رہا ہے بلوچستان گورنمنٹ کو وہ ناکافی ہیں وہ ہمارا حق نہیں ہیں این ایف سی ایوارڈ میں جو پیسے دے رہے ہیں وہ پاپلیشن میں آپ مہربانی کر کے اس دفعے area-wise cover میں آپ پیسے دیں آپ کا یہاں منتشر پاپلیشن ہیں منتشر پاپلیشن میں آپ cover نہیں کر سکتے ہو نواب صاحب! آپ مرکز کے ساتھ ہمیں اٹھا کے لے چلیں ہم آپ کے ساتھ ہیں وہاں میاں صاحب سے ہم گزارش کریں گے کہ بلوچستان کو area wise funds دو این ایف سی ایوارڈ میں جو این ایف سی ایوارڈ میں آپ ہمیں دے رہے ہیں وہ ناکافی ہیں آپ اپنے منتشر پاپلیشن کو cover نہیں کر سکتے ہو زمینداروں کا مسئلہ کو نہیں کر سکتے ہو اس وقت لوگوں کا سب سے زیادہ مسئلے ہیں آپ کو اگر کام کرنا ہے صوبے کا سول سسٹم بلوچستان پر راجح کریں آپ کوتارتخ سنبھری الفاظ میں یاد کریگا نواب صاحب! بیروزگاری کو ختم کریں غربت بھوک اور افلاس صرف اور صرف اس وقت اگر زمینداری سسٹم کو آپ اسکو آگے لے چلیں گے سول سسٹم دینگے لوگوں کو یہاں بھلی جونہ ہونے کی برابر ہے سرجنی تو بلوچستان میں ہے نہیں آپ کے پتوں ایریا کے باغات خشک ہو گئے ہیں بلوچ ایریا کے سارے فصلیں خشک ہو گئے ہیں اس وقت لوگ اربوں روپے کے قرضدار ہیں کوئی واپڈا کا قرضدار باقی جو کھاد وغیرہ لاتے ہیں وہ بھی اسکے قرضدار ہیں قرضداری ادا نہیں کر سکتے ہیں لوگ stop ہو گئے ہیں اس لیے غربت ہے جناب غربت کو مٹانے کیلئے میاں صاحب سے فٹڈز لے لیں این ایف سی ایوارڈ کو بڑھائیں اور بیروزگاری کا آپ جو مرکز کا کوٹھ ہے مکمل کا جو کوٹھ ملازمتوں کا آپ کو پتہ کہ وہاں کون جاتے ہیں یہی ہے جو جعلی ڈومیسائیل بنانے کروہ اپنے بیٹوں کو باہر بھیجتے ہیں اور بلوچستان کا ایک پرسنٹ بھی باہر نہیں جاتا ہے یہ سب کو cover کرنے کیلئے ہم آپ کے ساتھ ہیں آپ کے گورنمنٹ کو کندھا دے رہے ہیں ہم آپ کے ساتھ ہیں مرنا جینا آپ کے ساتھ ہیں پاکستان زندہ باد، بلوچستان پاکستانہ باد والسلام۔

میڈم اپسیکر۔ بابت صاحب سردار صاحب please نشست پر بیٹھ کے گفتگو سے پرہیز کریں
کریم صاحب please تشریف رکھیں آپ میڈم اور سردار صاحب آپ بیٹھ کے

گفتگو نہیں کریں کریم صاحب please تشریف رکھیں آپ بیٹھیں آپ باقیوں کی بھی مبارکباد سنیں نہیں آپ please بیٹھ جائیں آپ تشریف رکھیں آپ بیٹھ جائیں جی بابت صاحب۔

جناب عبداللہ جان بابت (مشیر وزیر اعلیٰ حکمہ حیوانات و ذیری ترقی جنگلات و جنگلی حیات ماحولیات)۔ میدم اسپیکر صاحب! سب سے پہلے میں نواب شناہ اللہ صاحب کو جو ہمارے منتخب وزیر اعلیٰ بنے ہیں انکو مبارکباد اور آپ جو پہلی خواتین اسپیکر منتخب ہوئی ہیں ہمارے صوبے کے یہ تمام ڈیموکریٹک جمہوری دور میں پہلی آپ منتخب خاتون اسپیکر ہیں میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

میدم اسپیکر۔ شکریہ آپ کا۔

عبداللہ جان بابت (مشیر وزیر اعلیٰ حکمہ حیوانات و ذیری ترقی جنگلات و جنگلی حیات ماحولیات)۔ اس سے پہلے جو ہماری حکومت تھی ڈاکٹر مالک صاحب کی میں ڈاکٹر مالک صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں ڈاکٹر مالک صاحب نے جو ڈھائی سال گزارے وہ بہت شفقت سے تمام ممبر ان کے ساتھ تمام صوبے کے ساتھ انہوں نے ایک اچھا رؤیہ رکھا اب جو نواب صاحب آئے ہیں نواب صاحب واقعی اس اسمبلی میں 88ء سے چلے آرہے ہیں یہ ان پر اپنے عوام کی بھی اعتماد ہے وہاں علاقے کی اعتماد ہے تو اس لیے نواب صاحب ہر بار منتخب ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں سیاست میں کہ جو بھی ایک جمہوری نظریہ سے لیس ہو گا اسکا جو کام ہو گا وہ ڈیموکریٹک ہو گا تو وہ چاہے جو بھی ہو وہ سردار ہونا بہتر ہو مطلب اسکا یہ ہے کہ تمام اپنے عوام کا خیال رکھیں اس سے پہلے اگر ہم اپنے ڈھائی سال کی حکومت کا جائزہ لیں تو اسیں ایک چیز ہمیں بالکل کیونکہ یہ ایسا فلور ہے یہاں ہر ایک نے سچ بولنا ہے تو اس فلور پر ہم نے ایک جو اپنے منتخب ہمارے جو وزیر اعلیٰ صاحب تھے ہم نے ہر قسم کا تعاون کیا ہے اور انشاء اللہ ہم نواب صاحب کے ساتھ بھی ہیں آپ کے ساتھ بھی ہیں مگر شرط یہ ہے کہ اس صوبے میں ایسے نہیں ہو حکومتیں نہیں ہونی چاہیے یہ نہیں ہونا چاہیے ابھی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے آج بھی میں نے خود Parallel snan ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں اچھے ہیں اچھے ہم ہیں ابھی اگر آج یہ کوئی دوسری ایسا قومی ایشو جو ہے اگر اس ایشو پر اگر آج یہ اسمبلی نہیں ہوتی تو اس پر کوئی بول بھی نہیں سکتا تھا وہ جو تھے انہوں نے اپنا فیصلہ کرنا تھا آج ہمارے اس جمہوری حکومت نے آج بھی جو ہے وہ قوتیں ابھی بھی لگے ہیں کہ ہمارے حکومت کو paralyse کریں اسکو چلنے نہیں دیں اور اسکے شواہد ہیں آج ہماری حکومت ہے ہماری منتخب کا بینہ ہے ہماری منتخب اسمبلی ہے وہ ایک decision یعنی ہے وہ ایک حکم جاری کرتی ہے آج اس پر عمل نہیں ہوتا ہے آج بھی ہمارا جو ہے ہمارا ڈپٹی کمشٹر، ہماری پیور و کریمی نے دل سے ہمیں تسلیم نہیں کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں یہ

تھڑے والے آگئے ابھی تھڑے والے بابت دیکھو، ہم لوگ جانتے تھے لورلائی کے ہر تھڑے پر بیٹھا رہتا تھا آج یہ بھی حکم چلا رہا ہے رحمت بلوچ ہے فلاں دیکھو آپ تو بالکل غریب ہیں آپ کیوں سرمایہ داروں کا ساتھ دے رہے ہو آپ نے تو اسکے خلاف اڑنا ہے ظالم۔

میڈم اسپیکر۔ نو شیر و اولی صاحب please ایک منٹ بابت صاحب نو شیر و اولی صاحب آپ اتنے سینئر

ممبر ہیں آپ بیٹھ کے گفتگو کر رہے ہیں آپ pleases نہیں کریں جی جی بابت صاحب۔

عبداللہ جان بابت (مشیر وزیر اعلیٰ مکمل حیوانات و ذریی ترقی جنگلات و جنگلی حیات ماحولیات)۔ اسپیکر

صاحب! میں نے ابھی بھی محسوس کیا ہے اور یہ میں نواب صاحب کو کہتا ہوں نواب صاحب! اگر آپ نے اپنا یہ جو آج نواب صاحب کا بیان تھا کہ ہم نے change کیا ہے اور یہ بہتر ہو گی واقعی ڈاکٹر صاحب اپنے آدمی تھے شریف آدمی تھے مژہ! تو بنا اعوذ باللہ یہ جو آگے پیچھے نہیں بیٹھتے ہیں یہ ہر ایک کے سامنے آگے پیچھے ہوتے ہیں ہم لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہ ہمارے آگے پیچھے جو لوگ جارہے ہیں یہ ایسے لوگ ہیں کہ میڈم اسپیکر! ایک تو لوڈ اسپیکر کا نظام صحیح کروتا کہ ہم سنیں صحیح تو محترم! یہ لوگ کل جو ہیں، ابھی بھی آج جو ہیں، میں نواب صاحب سے یہ کہتا ہوں کہ نواب صاحب کو نہ شہر کی جو حالت ہے۔ یہ بالکل دیکھنے کے قابل نہیں ہے۔ یہاں نہ پانی کا نظام ہے نہ روڈوں کا ایسا سسٹم ہے ایک چیز جو ہم لوگوں نے کیا ہے وہ لا ایڈ آرڈر ہیں میں نواب صاحب کو بھی کہتا ہوں کہ لا ایڈ آرڈر کو maintain رکھنا ہے یہ جو ڈاکو ہیں یہ جو بدمعاش ہیں یہ جو انہوں نے اپنے نام رکھے ہوئے ہیں یہ انکا کوئی طاقت نہیں ہے۔ یہاں لوگ کہتے ہیں کہ فلاں جگہ پر فلاں قوت کو لے آؤ پھر وہ سنبھال لے گا میں تو یہ کہتا ہوں کہ ہمارے لیویز میں اور الیف سی میں کیا فرق ہے الیف سی کا ایک بندہ جو ہے وہ کہاں سے آتا ہے آسمان سے آتا ہے؟

میڈم اسپیکر۔ بابت صاحب please اپنے speech کو مختصر کریں صرف مبارکباد تک محدود رہیں

(مشیر وزیر اعلیٰ مکمل حیوانات و ذریی ترقی جنگلات و جنگلی حیات ماحولیات)۔ میں نواب صاحب کو تھوڑا اس

ایک منٹ ایک منٹ ہمارے پولیس اور الیف سی میں کیا فرق ہے مژا دس لوگ آ جاتے ہیں ہمارے حکومت کو نہیں

مانتے ہیں بس ہر نائی کو قبضہ کر دیتے ہیں کیوں؟ بھی آپ جائے آپ خبر پختونخوا میں چلے مانز آپ جائے ادھر

پنجاب میں یہاں ہماری زمینوں پر قبضہ ہو رہا ہے کیوں ہو رہا ہے آخر یہ قوم اور عوام ہم سے نہیں پوچھنے کی کون ہے

جو لورلائی میں آ کر ایک مانز پر چھوٹی سی مانز پر بھی آ کر آپ یہ اپنے کو لوگوں کو روزگار دلار ہے ہیں ہماری

حکومت کیا ہے ہمارے اسمبلی کا کیا یہ ہمارے اسمبلی کا حکم سب نے ماننا ہو گا میں نواب صاحب سے یہ کہتا ہوں

چیف سیکرٹری سے لیکر ادھر Parallel حکومت نہیں ہو گئی نواب صاحب! ہم آپ کے ساتھ ہیں، ہم پیور و کریمی کے ساتھ نہیں ہیں آپ نے ہمت کرنا ہے ایسے تو ہم لوگوں کو تو ابھی بھی دیکھیں یہ جو کارروائیاں ہو رہی ہیں ابھی دیکھیں یہ جو ہمارا کشم ہے تو بنا آعوذ باللہ، لوگوں کے گھروں میں کوئی شہر میں کشم والے آکر گھستے ہیں یہ پنجاب میں نہیں ہیں کابلی گاڑیاں سارا ڈیرہ غازی خان نہیں بھرا ہوا ہے سارا لاہور نہیں بھرا ہوا ہے وہاں پر کشم نہیں ہے انڈیا سے نہیں آتے ہیں یہ چیزیں بس یہاں کشم بے لگام ہے نہ ہوم سیکرٹری اسکو پوچھتا ہے نہ کوئی پوچھتا ہے بھی یہاں ہماری ہوم فسٹری ہونی چاہیے اُس سے اجازت لینا ہو گایا آ کر آج بستان میں گھر پر حملہ کیا ہے آج خضدار میں کیا ہے آج فلاںے جگہ میں کیا ہے۔ میں آپ سے کہتا ہوں اپیکر صاحب! آپ بھی جو ہے ہمت کریں آپکا بھی انشاء اللہ ایک دفعہ اور بھی آپ کی نمبر آیگا اگر آپ نے ہمت کیا اور بھی آپکو یہ کرسی مبارک ہو مگر ہم لوگوں نے یہاں ہمت دکھانی ہے۔ یہ نہیں کرنا ہے کہ ہم لوگ گھبرا جائیں ہم لوگوں نے یہاں سیاست میں اپنے جو ہمارے لوگ ہیں انہوں نے ہمیں منتخب کیا ہے تو ہمیں اپنے عوام پر اعتماد کرنا ہیں نواب صاحب نے اپنے ساتھیوں پر اعتماد کرنا ہیں ہم لوگ نواب صاحب کے ساتھ ہیں نواب صاحب اپنے آپکو یہ نہیں سمجھیں۔ یہ ایسا نہیں ہے کہ بس ہم لوگ وہاں سے ایسے آئے ہیں ساری عوام ہمارے ساتھ ہیں سارے لوگ ہمارے ساتھ ہیں۔

میڈم اپیکر۔ بابت صاحب please آپ topics کریں یہ آپکو کوئی یہ چھ جو کہ آپ ایک تقریر میں بول رہے ہیں۔

(مشیر وزیر اعلیٰ مکمل حیوانات و ذریی ترقی جنگلات و جنگلی حیات ماحولیات)۔ ابھی جو کوریڈور کا مسئلہ ہے بھی ہمارے صوبے کو ایسے نہیں ہو مسلم لیگ کا حکومت ہے ہماری حکومت ہے ہم سب کی حکومت ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اسیں ہماری بننامی نہیں ہو انشاء اللہ نواب صاحب نے بھی کہا ہے کہ یہ جو ہے صنعتی زون ہے وہ خضدار میں بھی بننے گا ٹوب میں بھی بننے گا اور روڈ بھی بننے گا۔ ٹھیک ہے ابھی بھلی کا مسئلہ دوسرا ہے مگر اور ہم کو جو ہے ہمیں پورا پورا ہر چیز میں حصہ دیا جائے آپکا بہت شکر یہ نواب صاحب اپیکر صاحب کو بھی آپکو بھی مبارکباد۔

میڈم اپیکر۔ شکر یہ بابت صاحب جی رحمت بلوج صاحب۔

جناب رحمت اعلیٰ صاحب بلوج (وزیر صحت)۔ شکر یہ میڈم اپیکر میں آج اس ذمہ دار فورم کی توسط سے میں منتخب قائد ایوان چیف آف جھالا و ان نواب انشاء اللہ خان زہری صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اُسکے ساتھ ساتھ میڈم آپکو کہ پہلی خاتون اپیکر اس صوبے میں اور اس امید کے ساتھ کہ جس بُردا بری مدبرانہ فیصلے نے، آپ دونوں منتخب کیا ہے کہ ہم بلوجستان کے ان تمام مایوس غریب غرباء، پسمندہ لوگوں کو اور

اس صوبے کو پسمندگی سے نکلنے کیلئے اپنا کردار ادا کریں گے۔ اور ذمہ دار فلور پر میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ نیشنل پارٹی بھیت ایک سیاسی، جمہوری پارٹی کے اُن تمام عوامی اجتماعی مفاد کی خاطر بھر پور کردار ادا کرنے کے ساتھ ساتھ موجودہ گورنمنٹ کی پالیسیوں کو، اُس تمام تسلسل کو جاری رکھنے کیلئے ہر قدم پر ساتھ دیگی دوستوں نے مبارکباد پیش کی میں کوشش کرتا ہوں کہ میں تقریر نہیں کروں۔ کیونکہ ایک بات کو گوش گزار کرنا ضروری ہے میڈیا کے دوست بھی بیٹھے ہیں ادھر تمام ایسے ہمارے قد آر شخصیات بیٹھے ہیں جو وہ ایوان بالا میں ہماری نمائندگی کر رہے ہیں اور یہاں جتنے پارٹیوں کے معزز رکن بیٹھے ہیں۔ ہم جدھر جاتے ہیں as a whole ہم ہر کوئی بلوچستان کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ لیکن اللہ کا شکر ہے پہلی دفعہ پاکستان کی تاریخ میں سیاسی تاریخ میں جو معاهدہ ہوا تھا اُس پر جس انداز میں عملدرآمد ہوا آج سیاسی کارکنوں کا سفرخ سے بلند ہے آج بلوچستان کے اُن تما م اکابرین نے اس معاهدہ کو عملی جامع پہنانے میں بلوچستان کے عوام کی سر بلوچستان کے لکھے پڑھے طبقے کا سر بلوچستان کے سول سو سائٹی کا سفرخ سے بلند کیا ہم نے یہ روایت قائم کی اور ایک Question mark کی چھوڑا ہے ان تمام لوگوں کے لیے جو بڑے دعوے کرتے ہیں اپنے معاهدوں پر عملدرآمد نہیں کرتے ہیں اور معاهدات کر کے محرف ہوتے ہیں تو ہذا میں یہ گوش گزار کروں کہ آج اللہ کا شکر ہے نواب صاحب! آپ کے اس ایوان میں آپ کے جتنے ممبر بیٹھے ہیں انکوئی یہ طعنہ نہیں دیں گے کہ میں کمل کو چھوڑتا ہوں کمل مجھے نہیں چھوڑتا ہے اور اسکے ساتھ ساتھ میں یہ بھی یقین دہانی کراؤں جس طرح اس مشکل صورتحال میں اس موجودہ گورنمنٹ نے take-over کیا جس میں ہم نے جو بنیادی فیصلے کیے اس میں سب سے پہلا امن و امان تعیینی ایم جنسی صحت اور بنیادی اداروں کی فعالی، اس تسلسل کو جاری رکھنے میں ہم کسی بھی قربانی سے دربغ نہیں کریں گے اور خاص طور پر وفاقی حکومت کی جو ہم نے صدق دل سے بلوچستان کی اس نوجوان کو جو رغایا گیا تھا، جو وہ شنگر دہنا کر اسکے ہاتھ میں بجائے قلم دینے کے انکو بندوق دیا گیا تھا اُسکو convince کر کے لایا اس پالیسی میں نواب صاحب! ہم آپ کے ساتھ ہیں ہم کوشش کریں گے کہ جو نوجوانوں کو ورغلایا گیا ہیں وہ نوجوان ہوش کے ناخن لیں اور اس صوبے کی ترقی اور تعمیر کے لیے اپنا کردار ادا کریں گے اس کی ساتھ ساتھ نواب صاحب! آج مجھے یقین ہے کہ آپ کے مذہ برانہ سوچ مدبرانہ قیادت میں آپ کو میں یہی یقین دلاتا ہوں کہ کوئی آپ کو یہ طعنہ نہیں دیں گا کہ آپ Cabinet member یا آپ کا اسمبلی ممبر ان غواہ رائے تاوان کے کیسوں میں ملوث رہیا گیا یہ ہماری کوشش ہوگی کہ جتنے ترجیحات ہیں جہاں عوام کے ساتھ جو مشکلات ہوں آپ ہمیں وہیں پر پاؤ گے یہ قطعاً نہیں ہوگی کہ آپ کوئی منشیار کوئی ایم پی اے جدھر واقعات ہوں

لوگوں کے ساتھ عوام کے ساتھ اس صوبے کی جس ضلع میں وہ یہی نہیں کہیں گے یہ چھپے ہوئے ہیں جس طرح ہمارے دوستوں نے یہ مثال قائم کیا ہے جو سانحہ ملک پر ہوتا ہے تو ہمارے ہوم منٹر صاحب راتوں رات آدھے گھنٹے میں ادھر پہنچتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں ہم سارے اسی باہمی اتفاق اور احترام کے ساتھ ان تمام پالیسیوں کے تسلسل چاہتے ہیں اور قطع نظر کہ بابت اللہ نے جن چیزوں کی نشاندہی کی جو لوگ ہیں ہمارے جتنے سرکاری آفیسران ہیں ہمارے اساتذہ ہیں ہم ان سے وہی امید رکھیں گے کہ وہ بھی عوام کی خدمت کے لیے منتخب نمائندے ہیں لہذا جو عوامی Mandate کا احترام ہے اسکو برقرار کا جائے شکریہ۔
میڈم اسپیکر۔ شکریہ جی ڈاکٹر شمع اسحاق۔

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ۔ شکریہ میڈم اسپیکر صاحبہ ستار کا ایک تاریک روٹ جائے تورات بے ہنگام ہو جاتی ہے اور جب تک ایک انسان ناخوش ہو تو سماج خوش نہیں ہو سکتا سب سے پہلے اسپیکر صاحب! میں آپ کو اور سی ایم بلوچستان چیف آف جھالا وان، نواب شاہ اللہ صاحب کو مبارکباد دیتی ہوں بلوچستان کے وزیر اعلیٰ بننے پر اور آپ کو اسپیکر بننے پر کیونکہ تاریخ گواہ ہے یا تاریخ میں شاید پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ کوئی خاتون اُس کرسی تک نہیں پہنچ پائی ہے اور اسی میں آپ کا اپنا ایک بہت بڑا role ہے اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ جو خواتین ابھی تک یہ سوچ رہی تھیں کہ ہمارے جو مسئلے ہیں وہ مشکلات ہیں وہ شاید اب کم ہو جائیں گے اور یہ ایک آنے والی نسلوں کے لیے جو اسلامی میں خواتین ہیں انکے لیے بھی راہیں موار ہو جائیں گی یہ ایک ثابت اقدام ہے میں سمجھتی ہوں مسلم لیگ (ن) کا کہ آج آپ یہاں پر chair کر رہی ہیں۔ اور آپ کے لیے کہ ایک دن میں نے اپنی ماں سے پوچھا کہ جن کی ماں میں نہیں ہوتیں تو انکے لیے دعا کون کرتا ہے؟ تو وہ بولیں کہ دریا اگر سو کھ جائے تو ریت میں نبی باقی رہتی ہے تو میں بھی سمجھتی ہوں کہ ریت میں نبی ابھی باقی ہے اسکے بعد جناب اسپیکر صاحب! میں چیف آف جھالا وان سردار شاہ اللہ صاحب سے یہی کہوں گی کہ جو ہمارا اڑھائی سالہ دو ریکومنڈ ٹھا جو کام ہم سے ہو سکی بلوچستان کے عوام کے لیے بلوچستان کی عوام کی مایوسی کو کم کرنے کے لیے بلوچستان میں حالات کو بہتری کی طرف لانے کے لیے **Law and order missing persons** دھار لیا تھا جس کو ڈاکٹر عبدالمالک صاحب نے اور ہمارے coalition government نے بہت حد تک کم کر دیا ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ ہم 100% کامیابی حاصل کی ہے لیکن ابھی ہمیں امید ہے کیونکہ اب بھی ہم گورنمنٹ کا ایک حصہ ہیں اور ہم نواب صاحب کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ جو کام ڈاکٹر صاحب کے آدھوڑے رہ گئے تھے انکو آپ پا تکمیل تک پہنچائیں گے اور ان میں ہم آپ کے ساتھ ہیں کیونکہ ایجوکیشن ہیلائٹس جس طرح رحمت

نے کہا کہ ہیلٹھ کیونکہ اسیں ہم کافی بہتری لا چکے ہیں ابکشنا اسکو ہم نے این ٹی ایس پر لے کر آئے ہیں اور آپکے سامنے Law and order بھی ہے آج بہت سے لوگ جو اپنے علاقوں میں نہیں جاپاتے تھوڑہ بھی اپنے علاقوں میں جا رہے ہیں اسیں سرفراز بگٹی صاحب کو بھی میں مبارکباد دیتی ہوں کہ انکا بھی ایک بہت بڑا role رہا ہے تو جناب اسپیکر صاحب میں آخر میں یہی کہوں گی اور اس امید کے ساتھ۔ کہ کچھ اور بڑھ گئے اندر ہیرے تو کیا ہوا مایوس تو نہیں ہیں طلوع سحر سے ہم مانا کہ اس زمین کو نہ گزار کر سکے خاص کر سردار شاء اللہ صاحب جو چیف آف جھالاوان ہیں مانا کہ اس زمین کو نہ گزار کر سکے۔ کچھ خارکم کر گئے گزرے جو ادھر سے شکر یہ۔

میڈم اسپیکر۔ شکریہ ولیم برکت صاحب۔

جناب ولیم جان برکت۔ شکریہ میڈم اسپیکر صاحب سب سے پہلے تو میں اپنے منتخب قائد ایوان چیف آف جھالاوان نواب شاء اللہ خان زہری صاحب کو اپنی پارٹی کی جانب سے اور تمام مذہبی اقلیتوں کی جانب سے دل کی گھرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں جمارے ایک معزز رکن نے جیسے فرمایا کہ نواب صاحب 1988ء سے منتخب ہو کر اس ایوان کا حصہ رہے ہیں وہ تمام جمہوری روایات کو جانتے ہیں میری خود بھی نواب صاحب سے 1985ء سے رفاقت رہی ہے اور یہاں میں یہ عرض کروں گا کہ جس طرح سے اس صوبے میں مذہبی اقلیتوں کے ساتھ رواداری اور محبت کا اظہار کیا گیا ہے اور کیا جاتا رہا ہے پہلے بھی وہ ایک مثال ہی ہیں۔ اور تاریخی بھی ہیں جب یہ ملک بناتو مختلف علاقوں سے مذہبی اقلیتیں بھرت کر کے دوسرے ملک گئے لیکن تاریخ شاید ہے کہ اس صوبے کے جو معتبرین تھے سردار تھے نواب تھے سیاسی جماعتوں کے قائدین تھے انہوں نے تمام اقلیتوں کو یہ کہا کہ آپ اس صوبے کے لوگ ہیں اس دھرتی کے آپ باسی ہیں آپ یہاں سے نہیں جائیں۔ اور بالکل اسی طرح تمام مذہبی اقلیتیں اس صوبے کی ترقی اور خوشحالی میں، اسکی معیشت کو بہتر بنانے میں اپنا کردار ادا کرتی رہیں نواب صاحب کو بھی ایک بہت بڑا credit جاتا ہے کہ اس پورے بیلٹ میں جھالاوان کے سارا وان کے اور باقی تمام علاقوں میں جہاں جہاں مذہبی اقلیتیں تھیں انکے تحفظ اتنے مسائل کو حل کرنے میں انکا ایک تاریخ ساز کردار رہا ہے یہاں میں یہ بھی credit دوں گا اس صوبے کو کہ اس وقت تک نیچے میں کچھ واقعات ہوئے ہیں لیکن کوئی بھی اقلیت کا فرد اغوا برائے تاوان میں نہیں اٹھایا گیا ہے نہ اس وقت اسکے خلاف کوئی مقدمہ ہیں اور رواداری اور محبت کا یہ ایک مثال میں آپکو دوں گا کہ یہ واحد صوبہ ہے جس میں اسکا کوئی بھی کیس رجسٹر نہیں ہے اب تک جبکہ دوسرے صوبوں میں بے انتہا کیسز ہیں تو یہ اس علاقے میں اس خطے میں اس صوبے میں ایک محبت

اور رواداری کی فضا چلی آرہی ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ نواب صاحب جن کو یہ بڑی ذمہ داری ملی ہے وہ اس رواداری اور محبت میں اضافہ کریں گے کہیں بھی کسی قسم کے کوئی مشکل پیش آئیں اسکو حل کرنے میں وہ ہر طرح سے ہمارے ساتھ تعاون کریں گے۔ نواب صاحب سے میری یہ بھی گزارش ہے کہ مذہبی اقلیتوں کو ایک جو مشکل درپیش ہے وہ ہے ملازمتوں کے سلسلے میں کوئی سٹم پر جو کوئی جگہ Notification ہوا ہے کسی نہ کسی وجہ سے وہ سُست رہوی کا شکار ہیں اور اس پر عمل نہیں کیا جا رہا اور اس کی ساتھ ساتھ ہمیں یہ بھی امید ہے کہ نواب صاحب ترقیاتی اسکیمات کے علاوہ جہاں بھی ہمیں ضرورت پڑی وہ ہمارے ساتھ تعاون کریں گے تاکہ ہم مذہبی اقلیتوں کے مسائل کو حل کرنے میں انکے دور اقتدار میں ایک مثالی کردار ادا کریں میں انھیں بلکہ تمام ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ مذہبی اقلیتیں ہر شعبہ زندگی میں جہاں جہاں وہ ہیں چاہے وہ تعلیم میں ہیں چاہے وہ صحت کے شعبے میں ہیں وہ اپنی کارکردگی کے لحاظ سے اس صوبے کی ترقی اور خوشحالی میں اپنا کردار بہتر سے بہتر ادا کرتے رہیں گے۔ شکریہ میڈم اسپیکر۔

میڈم اسپیکر۔ نواب ایاز خان جو گیزیٰ صاحب۔

نواب محمد ایاز خان جو گیزیٰ (وزیرِ حکومہ پیلک ہیلتھ انجینئر مگ وی ڈی ڈبیو اے (بی و اسا)۔ نُسْمَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ شکریہ میڈم اسپیکر سب سے پہلے تو میں آپ کو اسپیکر منتخب ہونے پر چونکہ آپ اس صوبے کی پہلی خاتون اسپیکر ہیں میں مبارکباد کسی کو دیتا نہیں ہوں اسی میں ذرا خلل سے کام لیتا ہوں میں دعا کرتا ہوں کہ اس منصب پر جب آپ فائز ہوئی ہیں اللہ پاک آپ کو توفیق دے کہ اس house کو اس طرح سے چلانیں کہ ہمیشہ آپ کو لوگ یاد کرتے رہیں اور ساتھ ہی میں اپنے بھائی ہمارے وزیر اعلیٰ نواب شاء اللہ خان زہری جو اس ایوان کا unanimously chief minister بنے اور اُسکے leader of the house میں بھی دعا دیتا ہوں اور practically ہم اُنکے ساتھ ہیں اُنکے ٹیم کا حصہ ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ اُنکے دور میں ایسے کام ہوں کیونکہ ڈھائی سال اس حکومت کا اگر واقعی ہم نے پانچ سال اس ملک میں پورے کیئے تو اُس ڈھائی سال میں ایسے مثالی فیصلے ہمیں، یعنی نواب صاحب کی سربراہی میں ہماری ٹیم نے اس صوبے کی مفاد میں ایسے فیصلے کرنے ہوئے جو کہ آنواں وقت میں یہاں لوگ اُنکی مثال دیتے رہیں ہم اُنکے ہرجائز کام میں جو کہ اس صوبے کے مفاد میں ہو گا ہم اُنکے ساتھ ہیں اور جب حکومت ایک ہی page پر ہو گا تو لازماً فیصلے اچھے ہوئے اور چونکہ یہاں پر یورو کریسی بھی پیٹھی ہوئی ہے یورو کریسی نے بھی جب تک یورو کریسی حکومت کی ساتھ نہیں دیگی تو پھر اُس سے مسائل پیدا ہوئے اور ہر کام delay ہوتا جائیگا یورو کریسی کی وجہ سے بہت

سارے کام pending ہوتے رہتے ہیں یعنی فائل یہاں دھکے دیکر ایک ففتر سے دوسراے دفتر تک لیجانا پڑتا ہے ہونا تو یہ چاہیے یعنی کل ہمیں معلوم ہوا کہ ماگنی ڈیم کا جو ایک P.C one تھا یا جو بھی تھا وہ اسلام آباد تقریباً ساڑھے تین مہینے لگ چکے تھے تو اگر ایسے ساڑھے تین مہینے ایک ہی فائل میں لگاتا رہا گا تو ہماری حکومت کی time ختم ہو جائیگی لیکن فائلیں جوں کے توں رہنمائی نواب صاحب کہہ رہے ہیں کہ ایک سال تک pending میں رہا اگر ہمارے فیصلے اس طریقے سے ہونگے ہماری فائلیں ایک سال تک ایک ففتر سے دوسراے دفتر تک نہیں پہنچیں گے تو ابھی جب ہم بنیاد رکھیں گے تو ہماری حکومت ختم ہو جائیگی اسکے بعد ائمہ متائج آئیں گے تو خُدا را! یور و کریمی سے ہماری یہ گزارش ہے کہ وہ اس وقت جو یہ ایک team elected ہے آپکے، عوام کے منتخب نمائندیں ہیں ہم چاہتے ہیں کیونکہ ہم نے واپس عوام کے پاس جانا ہے اپنے performance کی بنیاد پر ہم نے جانا ہے اور ان سے پھر Mandate لینا ہے تو ہم چاہتے ہیں کہ ہم ہر جائز کام، ہر وہ کام جو عوام کی مفاد میں ہو گا اُسیں یور و کریمی ہماری مدد کریں سپورٹ کریں اور وہ وقت پر فیصلے ہوں میں لمبا چڑھا تقریباً نہیں کرنا چاہتا صرف مبارکباد کا جو ایک سلسلہ تھا اُسیں مبارکباد میں اُس دن آپکو جب آپ اس ہاؤس کو صحیح معنوں میں چلاوگی اپوزیشن کے government treasury benches کو اپنا صحیح مقام اور دوگی اور نواب صاحب اپنے tenure میں ایک مشائی حکومت چلایا گا تو اُسوقت میں آپ لوگوں کو مبارکباد دوں گا بڑی مہربانی۔

میدم اسپیکر۔ شکریہ جی کشور احمد جنت صاحبہ۔

محترمہ کشور احمد جنت۔ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِدْمٰ اسپیکر صاحبہ! اسپیکر کی chair پر بیٹھی ہوئی ہیں آپ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اللہ آپ کو ترقی دے کہ آپ بہتر سے بہتر اپنی کارکردگی کا مظاہرہ کریں اور اسکے ساتھ میں اپنے چیف آف جھالا و ان، نواب شاء اللہ زہری کو وزیر اعلیٰ کی seat پر بیٹھنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں اور دل کی گہرائیوں سے کہتی ہوں کہ اللہ کرے کہ ہمارا یہ دور زیادہ بہتر انداز سے گزرے جیسا کہ ہماری گورنمنٹ coalition government ہے ایضاً government coalition میں ہم ایک دوسراے کے ساتھ مل کر چل رہے ہیں اور ہماری کوشش یہی ہے کہ ہم بہتر سے بہتر کارکردگی پیش کریں نیشنل پارٹی جو ہماری ڈھائی سال کا دور گزار کریہاں سے گئی ہے ابھی یہ جو ڈھائی سال ہمیں ملی ہیں ہماری یہی کوشش ہو گی کہ جو پچھلے دور میں ہم سے جو بہتری ہوئی ہے اسکو اپنے لیتے کامیابی کا میابی کا زینہ بنائیں اور جو کوتا ہیاں ہوئی ہیں اُس سے سبق حاصل کریں اور بہتر سے بہتر اپنی کارکردگی کا مظاہرہ کریں کیونکہ نواب صاحب کے وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر عوام**

نے جس جوش اور جذبے کا انٹھا رکیا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ ہم عوام کی دل آزاری نہیں کر سکتے ہم coalition government میں ہیں کوشش کریں گے کہ زیادہ سے زیادہ بہتر کارکردگی دیں جہاں تک میری بہن شمع نے کہا ہے کہ ہماری priority میں تھا کہ ہم education کے ساتھ ساتھ صحت کو زیادہ priority دینے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ اسوقت ہمارے بلوچستان کو تعلیم صحت کے ساتھ ساتھ ایک اور چیز کی بھی ضرورت ہے جسکی ہر کوئی یہی بات کر رہی ہے وہ ہے پانی، بجلی اور گیس کی لوڈ شیڈنگ ہماری توجہ ان باتوں پر بھی ہو گیا اور کوشش ہو گی کہ ہم ان چیزوں کا بھی حل نکالیں اور نواب صاحب اس چیز میں زیادہ دلچسپی رکھ رہے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو یہ facilities میں انہیں خواہشات کے ساتھ میں دعا کرتی ہوں کہ ہماری یہ ڈھائی سالہ گورنمنٹ وہ بر سر اقتدار جو آئی ہے وہ بہتر سے بہتر کارکردگی ادا کریں تاکہ ہم سُرخُر و ہو کر یہاں سے جائیں شکریہ ہی۔

میدم اسپیکر۔
جی مفتی گلاب صاحب۔

مفتی گلاب خان کا کڑ۔ شکریہ میدم اسپیکر صاحب سے پہلے میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس عزت سے نواز اور اسی کے ساتھ ساتھ میں یہ موقع رکھتا ہوں کہ آپ اسکو ہی انصاف کے تقاضوں کے ساتھ چلا میں گے اور آپ اپوزیشن کو زیادہ وقت دیں گے کیونکہ اپوزیشن کیلئے یہی ایک فورم ہے جس پر وہ اپنے مسائل اُجاگر کر سکتے ہیں اور اسی حوالے سے بات کر سکتے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ چیف آف جھالاوان نواب ثناء اللہ خان زہری صاحب کو جب وہ اس ہاؤس کا قائد ایوان بنے ہیں اُس پر میں نواب صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور موقع یہی ہے کہ وہ عوام کی امیدوں بلوچستان کے عوام کی جتنی توقعات ہیں اُس پر پورا اُتریں گے اور ہماری دعا بھی یہی ہے کہ اللہ جل جلالہ نواب صاحب کو توفیق کامل عطا فرمائے تاکہ وہ عوام کی صحیح معنوں میں خدمت کر سکیں ہم انشاء اللہ اپوزیشن کی جانب سے بلکہ جمیعت علماء اسلام کی طرف سے اُنکی صحیح کاموں میں بھر پور تعاون کریں گے۔ اور بھر پور ساتھ دیں گے۔ آج سے یہی معلوم ہو رہا ہے میدم اسپیکر صاحبہ! کہ جب سے نواب صاحب کریں گے پڑیتھے ہیں جب سے اُنہوں نے اقتدار سنبھالا ہے تو ہوا یہی چل پڑی ہے ہمیں یہی یوم ہو رہی ہے کہ اسکونا کام کرنے کیلئے ابھی سے کوششیں شروع ہو چکی ہیں ہم اُن تمام عناصر اور اُن تمام افراد کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں جو گورنمنٹ کی مخالفت کر رہے ہیں اور ناجائز تلقید اور بے جا مسائل پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ہم اپوزیشن اُنکی بھر پور حوصلہ شکنی کریں گے اور نواب صاحب کا بھر پور ساتھ دینے اور ہم اُن سے یہی موقع کریں گے کہ نواب صاحب عوامی خدمت کو اپنا شعار بنائیں گے اور جتنے ممبران اسمبلی ہیں اُنکا احترام بھی کریں گے اور اُنکا وقار بھی رکھیں گے انہیں الفاظ کے ساتھ میں آپکا ایک

بارپھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میدم اسپیکر۔ سردار رضا بڑج صاحب۔

سردار رضا محمد بڑج (وزیر قانون و پارلیمانی امور پر اسکیوشن اطلاعات اور انفارمیشن میکنالوجی)۔ شکریہ میدم صاحب۔ نسم اللہ الرحمن الرحيم سب سے پہلے تو میں آپ کو اس کرسی پر آنے کی مبارکباد پیش کرتا ہوں آپ ایک خاتون اسپیکر کی حیثیت سے پہلی دفعہ آئی ہیں اور میرے خیال میں اس منصب کو چلانے کیلئے ایک بہت ہی بہترین choice تھی آپ مبارک ہوا اور اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ اس ہاؤس کو بہتر طریقے سے چلا سکیں اور وہ rules apply ہوتے ہیں اس ہاؤس میں اسکو آپ صحیح معنوں میں چلا سکیں۔ میں ایک گہنہ مشق سیاستدان پارٹی میں نواب شاء اللہ زہری چیف آف جھالاوان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ اس منصب پر آئے ہیں انکے آنے کی ساتھ شاید ہم نے بہت ساری چیزیں دیکھیں ڈھائی سال کا عرصہ ہم اس coalition government میں ہم رہے اس ڈھائی سال میں انکی سپورٹ ہمارے ساتھ رہی اور انشاء اللہ جس طرح انہوں نے یہ کام چلایا ایک coalition partner کی حیثیت سے انشاء اللہ اسی طرح response کو یہاں کے coalition partners کی طرف سے بھی ملے گی۔ میں اپنی طرف سے اپنی پارٹی کی طرف سے اور اپنے حلقے کے عوام کی طرف سے انکو بھرپور طریقے سے انشاء اللہ سپورٹ کرنے کی کوشش کروں گا اور یہی کوشش ہماری ریگی کہ اللہ تعالیٰ ان دعاوں کی ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم بلوچستان کے لوگ ایک جمہوری راستے پر چلتے ہوئے ایک ایسے منزل کی طرف پہنچیں جہاں ہم ایک ایسا مقام حاصل کر سکیں جسکو ہم بلوچستان کو ایک پ्रسمندہ صوبہ سمجھتے ہیں یا کہتے ہیں لوگ ہم اس حوالے سے کوشش کریں کہ بلوچستان کو اس page پر لائیں اس level پر لائیں جہاں بلوچستان کی پزیرائی ہو اور بلوچستان کو ایک ترقی یافتہ اور ترقی پزیر سے ہٹ کر ایک اچھے رفتار سے آگے چلنے کی کوشش کریں جن جن مسائل کی نشاندہی میں کرنا چاہتا ہوں لیکن میرے خیال میں ضرورت نہیں ہے اس لیئے کہ نواب صاحب نے اپنے opening speech میں ہی کہا تھا کہ سب سے بڑے مسائل جو ہمارے تھے انکی طرف انکی نشاندہی رہی یعنی پانی کا مسئلہ تھا جو ہمارے سارے بلوچستان کا مسئلہ ہے اسکی طرف ایک scientific approach میں چاہیے ایک بڑا ہی ایک زیادہ کوشش چاہیے بڑے پیسے چاہیے تاکہ ہم بلوچستان میں پانی کا مسئلہ حل کر سکیں اسی سے ہی ہمارے روزگار کے مسائل ہیں بلوچستان کو agriculture livestock development کی طرف توجہ دینی چاہیے reforestation کی طرف توجہ دینی چاہیے پرائیویٹ سیکٹر کو کرنے کی طرف توجہ دینی

چاہیے education, Health sector کی طرف تو ہماری توجہ already تھی اور اسی پالیسی پر چلتے ہوئے انشاء اللہ ہم دعا کرتے رہیں گے اور نواب صاحب کو ہم انشاء اللہ سپورٹ کرتے رہیں گے کہ وہ آگے بڑھیں انشاء اللہ ہماری کوششیں انکے ساتھ رہیں گی ہماری دانش اور ہماری collective wisdom اس house کی انکے ساتھ رہے گی انشاء اللہ کا میابی رہے گی ہمارے سامنے میں پھر آخر میں مبارکباد پیش کرتا ہوں بہت مہربانی۔

میدیم اسپیکر۔ نواب محمد خان شاہ ہوائی صاحب۔

وزیرِ حکومت ملازمتہاۓ امور نظم و نق۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ سب سے پہلے نواب شناء اللہ خان زہری صاحب چیف آف جھالاوان کو وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں، ہم اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے اور عوام کی جانب سے بھی انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں بلوچستان اسمبلی کی تاریخ میں پہلی خاتون اسپیکر کے ناطے سے آپ کو بطور اسپیکر منتخب ہونے پر ہم اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے مبارکباد پیش کرتے ہیں 2013ء کا جواہیکش ہوئے وہاں ایکشن کے بعد بلوچستان کے سارے حلقوں سے منتخب ہونیوالے ہمارے سارے ایوان کے ممبران اور بالخصوص نواب شناء اللہ خان زہری صاحب کی دُوراندیشی اور انکی رواداری اور مبارکباد کی طرف سے جو ذمہ داری ہمیں نیشنل پارٹی کو دی گئی ہیں اُسیں ڈھائی سال ڈاکٹر صاحب نے نیک نیتی سے ایک سچائی سے ایمانداری سے آپ سب کے اور بالخصوص نواب شناء اللہ خان زہری صاحب کے تعاون سے یہ ڈھائی سال بہت بہتر انداز میں، حتی الوع ایک انسان کی جنتی کوشش ہو سکتی ہے اُتنی ہی کوشش ہوئی چیزوں کو ٹھیک کرنے کے حوالے سے ہوئیں چونکہ مسائل کے اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو بلوچستان ایک وسیع و عریض صوبہ ہے اور اس وسیع و عریض صوبے کی بے پناہ معدنیات اور بے پناہ عوام کی مشکلات اور مسائل ہیں اُنکو ٹھیک کرنے کے حوالے سے کوششیں جاری ہیں اور بہت خوشی کی بات ہے کہ جمہوری انداز میں، خوش اسلوبی سے یہ معاملہ اپنے پایہ تکمیل تک پہنچا اور دوبارہ باقاعدہ طور پر نواب صاحب کو ایوان کے قائد ایوان ہونے کا مکمل طور پر متفقہ طور پر یہ عمل ہوا تو چیزوں کو ٹھیک کرنا کچھ چیزوں ٹھیک نہیں ہوتی ہیں ابھی تک مسائل بہت زیادہ ہیں بلوچستان کے بہت مشکل ہیں جیسا کہ ہم کبھی کبھار دیکھتے ہیں کہ ایک بہت بڑے پرانے بلڈنگ کو اُسکے اندر بارود رکھ کر گردیتے ہیں۔ تو وہ ایک جو عمل ہے وہ چند منشوں میں ہو گی کہ اُسیں بارود رکھ کر گردیتے ہیں۔ اور اگر ہم سوچیں کہ اُسیں ایک ایک اینٹ رکھ کر بنایا جا رہا ہو گا اُس وقت اور اس پر کتنا کام ہوا ہو گا اُسیں کتنے شعبے اس پر کام کئے ہوں گے اُسکا رنگ اُسکا فرنیچر زُسکی خوبصورتی اُسیں مہینوں یا سالوں

گلتے ہیں ایک چیز کو بنانے کیلئے اور اسکو گرانے کیلئے چند منٹ، چند لمحے لگتے ہیں تو جب ہم چیزوں کو ٹھیک کرنے کیلئے کوشش شروع کرتے ہیں چیزوں کو بنانے کیلئے کوشش شروع کرتے ہیں جس طرح کچھ ساتھیوں نے بھی یہاں پر ذکر کیا کہ جب ہم مسائل کو حل کرنے کیلئے ایوان قائد جب احکامات جاری کرتے ہیں عوامی مفادات، عوامی مسائل کو حل کرنے کیلئے تو اُسمیں بہت ہی دیر ہو جاتی ہے اُسمیں بہت وقت لگتا ہے، بہت سے لوگ اس دنیا سے گزر جاتے ہیں بہت سے مسائل رومنا ہو جاتے ہیں جن کو روکنے کیلئے وہ احکامات جاری کئے جاتے ہیں تو سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ جو مسائل ہمارے سامنے ہیں وقتی طور پر، جو ظاہری طور پر جو موجود ہمیں درپیش ہیں، ان میں سب سے پہلا امن و امان ہے جس میں اب کافی فرق پڑچکا ہے لیکن وہ عناصر، وہ موجود ہیں ہمارے ہی عاقوں میں ہمارے شہروں میں مختلف اپنے چہروں کے ساتھ، مختلف اپنے ارادوں کے ساتھ وہ موجود ہیں جب انھیں موقع ملتا ہے وہ کوئی نہ کوئی حرکت کرتے ہیں بالخصوص جوابی چند دنوں میں ہمارے جوان پولیس الہکار جو شہید ہوئے ہیں اپنے فرائض نجھاتے ہوئے ہم ان کیلئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور ہماری ہمدردیاں ہیں اُنکے خاندان کے ساتھ یہ سارے عناصر ہیں یہ سارے معاملات ہیں جیسے ہمارے مکران کے کچھ علاقے ہیں جہاں پر زمین میں بھی پانی نہیں ہیں اور بالخصوص ہمارا علاقہ کچھی وہاں پر بہت بڑے بیلٹ میں زمینوں میں پانی نہیں ہیں لوگوں کو پانی میسر نہیں ہیں پورا سال گزر گیا یہ معاملات بہت سمجھنے میں ہمیں درپیش ہیں جو لوگ، جن کو درپیش ہیں جو متاثر ہیں اُنکو ہی اسکا بہتر اندازہ ہے باقی جن کو معلوم نہیں ہے یا نہیں دیکھا ہے اُنکو معلوم نہیں ہو سکتا ہے تو ہذا جب یہ معاملات ہیں یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے بہت سخت ذمہ دار ہے اور یہ team-work یہ ایوان ہے اور یہ سارے معاملات یہ سارے سرکاری جو طریقہ کار ہے اور سلسلہ ہے اور جب عملدرآمد کرنے کا جب وقت آتا ہے تو وہ وہاں سے شروع ہوتا ہے جب یہ team-work ہے جب تک نہیں ہو گا ممکن نہیں ہے کہ سارے معاملات جس طرح ہم چاہتے ہیں جس طرح نواب صاحب چاہتے ہیں اُس طرح شاید نہیں ہو سکیں تو اُس کیلئے یہ ہے کہ ہم سب نیک نیتی سے جس طرح ہم کہہ رہے ہیں اپنی زبانوں سے اسی طرح سے ہمیں عملی طور پر ہمارے اپوزیشن ہمارے جو اتحادی سارے دوست ہیں اسی طرح سے ہم نواب صاحب کا ساتھ ہیں باقاعدہ طور پر بھر پور ساتھ ہیں جس طرح وہ نظر آتا ہے ساتھ دیں یہ نہ ہو کہ یہ (ان) ہے فلاں ہے اور ہم فلاں ہیں۔ ہم بلوچستان کیلئے آئے ہیں ہم منتخب ہوئے ہیں اپنے حلقوں سے اپنے عوام کی خدمت کیلئے ہمارا ہر دوست ہر ساتھی اپنے حلقے کے عوام کی خدمت کرنے کیلئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے

اور ایکن کیا ہے۔ اور وہاں سے منتخب ہوئے ہیں اور ان مسئللوں کو حل کرنے کیلئے اور عوام کے مسائل حل کرنے کیلئے اور ایک team-work جب تک نہیں ہوگا جب ہم سب کیپٹن کا ساتھ نہیں دینے گے تو کوئی باؤٹری سے لائن چھوڑ دیں تو پھر کیپٹن جتنا بھی بھاگتا دوڑتا ریگا فیلڈ کو ٹھیک کرنے کیلئے معاملات کو ٹھیک کرنے کیلئے خود انفرادی وہ جتنا بھی اچھا کوشش کریگا لیکن وہ ممکن نہیں ہوگا ممکن نہیں ہے کہ وہ سارے معاملات اس طرح ٹھیک ہو سکیں یا وہ کامیاب ہو سکیں تو ہر پچھلے دور میں یا بہت پیچھے دور میں جب ہم کہتے ہیں کہ کامیاب حکمران یا جب ہم آس پاس کے چھوٹے چھوٹے ملکوں کا ہم مثال دیتے ہیں

کہ دیکھیں ہمارے نزدیک پڑوئی چھوٹے چھوٹے ملک عرب امارات کی شکل میں یا دوسرے تیرے کے شکلوں میں کہ وہاں پر ایک عام آدمی کو کتنا تحفظ حاصل ہے ہر طرح سے معاشری طور پر اسکے مستقبل اسکے مرنے کے بعد اسکے پچھے اسکا گھر اسکا سارا سلسلہ ٹھیک ہے وہ ٹیکس وصول کرتا ہے قانونی طور پر وہ سارے چیزیں تم پر لا گو کرتا ہے۔ لیکن وہ آپکو اسی طرح سے ایک شہری کو کتنا تحفظ دیتا ہے اسکے مستقبل کو اسکے بچوں کو کہ وہ خوش ہیں، دعائیں کرتے ہیں ہم اسکے مثالیں کیوں دیتے ہیں اسلئے کہ پورا ایوان پورا اسمیٹم پورا مشینی بمعہ اس سارے عوام کے جو اس ملک میں رہتے ہیں، وہ سب اپنے حکمران کے ہر اس بات کو جولا گو کئے ہوئے بات کو مانتے ہیں ہر اس بات کو جو وہ جائز ہیں، اُنکے فائدے کیلئے کرتے ہیں وہ اُنکو تسلیم کرتے ہیں اُنکو بھاتے ہیں تو ضرور آنے والے دنوں میں، مشکلات تو بہت زیادہ ہونے گے لیکن ہم نواب صاحب کے ساتھ ہیں اور ایک خصوصی بات یہ ہے کہ میں بھی ایک پارٹی سے تعلق رکھتا ہوں لیکن ہوں ایک قبائلی سربراہ ہم سیاسی لوگ سارے بہت اچھی طرح سے بہت بہتر انداز میں مسائل اور تکلیفوں سے آگاہ ہیں لیکن ایک قبائلی سربراہ اسکا کام ہی یہ ہے کہ زندگی چالیں چالیں تیس تیس سالوں سے بتلا ہمارے پاس تکلیف دہ لوگ آتے ہیں ہمارے پاس ڈکھی لوگ آتے ہیں ہمارے پاس مظلوم آتے ہیں ہمارے پاس مسائل سے دوچار لوگ آتے ہیں ہمارے پاس مقتول آتے ہیں ہمارے پاس فریادی آتے ہیں مسائل سے دوچار ہماری زندگی ایسے لوگوں کے ساتھ ہے جیسے ایک گھر میں ایک باپ اپنے بچوں کو، بچوں پر کوئی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا ہے اسی طرح ایک قبائلی سربراہ اپنے قبیلے کو، اپنے علاقے کو اپنے صوبے کو، عوام کو، لوگوں کو اسی طرح سے اسکے دل میں ایک محبت اور ایک ڈر در رکھتا ہے، عوام کیلئے، لوگوں کیلئے تو یہاں پر یہ ہے کہ دونوں میں سیاسی خدمت کا بھی ہے ایک جوش اور جذبہ اور ایک قبائلی حوالے سے اس بات کا بھی وہ موجود ہے۔ تو انشاء اللہ ہم تو یہ نہیں کہتے ہیں کہ ہم اُمید رکھتے ہیں یا فلاں کرتے ہیں ہمیں یقین ہے اس بات کا۔ انشاء اللہ وہ تعادن کر یعنے ہم اُنکے ساتھ ہیں۔

میڈم اپسکر۔ جی جناب نصراللہ خان زیرے۔

شکریہ میڈم اپسکر سب سے پہلے میں نواب شاء اللہ خان زہری
صاحب کوزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر اور آپ کو اپسکر منتخب ہونے پر دل کی اتاگ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں
یقیناً میڈم اپسکر! جو صورتحال رہی گزشتہ ڈھائی سالوں میں، میں سمجھتا ہوں کہ ایک بہتر حکومت رہی ماضی کی
نسبت کافی چیزوں میں ہم آگے بڑھ گئے لاءِ اینڈ آرڈر کی جو صورتحال تھی، آج سے 2011-2012ء میں جو صورتحال تھی وہ یقیناً کافی حد تک بہتر ہوئی ہے اب ہم نے ایجوکیشن میں کافی کام کیا ہے
ایجوکیشن کے بجٹ کو حکومت نے 6% سے بڑھا کے 26% تک ہم لیکر گئے ہیں اسی طرح اسمبلی کا جو کام تھا
قانون سازی کرنا اُسمیں بھی حکومت نے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ نے تمام ڈیپارٹمنٹس نے کافی کام کیا، بہت سارے
قوانين غالباً کم و بیش 40 کے قریب ہم نے قوانین pass کے جسمیں تعلیم کا جو آرٹیکل-A-25 ہے اُنکے
مطابق یہاں ہم نے قانون سازی کی، ہم نے مادری زبانوں کو پشوتو، براہوئی، بلوچی کو ہم نے لازمی مضمون کے
طور پر اس کیلئے ہم نے قانون سازی کی، ہم نے خواتین کی حقوق کیلئے قانون سازی کی اور ہم نے جاکر سود کے
خلاف جو پیمنت کا کاروبار ہو رہا تھا یہاں پر ان کے خلاف ہم نے قانون سازی کی، یقیناً اب جو لوگ اس گرفت
میں آئیں گے جو لاچار لوگوں کو ایسے بہت سارے لوگ ہیں جو سود کے نام پر لوگوں کو انہوں نے تباہ و بر باد کیا ہے
اُنکے خلاف اب قانون حرکت میں آئیگا میڈم اپسکر! یقیناً آنے والے ڈھائی سالوں میں یہی توقع کی جائیگی کہ
ماضی کے جو کام تھے اُسکو جاری رکھ کر مزید اُسمیں بہتری لائی جائیگی مزید Good Governance
ہو گا مزید اداروں کی فعالیت ہو گی اور سب سے بڑھ کر میڈم اپسکر! چونکہ آپ Custodian of the
House ہیں آپ اس پارلیمان کی اس صوبائی اسمبلی کی آپ custodian ہیں اور سب سے یہاں اس
صوبے کا سب سے مقدس اور سب سے مقدم جو ادارہ ہے وہ یہ صوبائی اسمبلی ہے۔ جیسا کہ آپ خود جانتے ہیں کہ
دنیا نے جو ترقی کی ہے، انہوں نے اپنے عوامی نمائندوں کے ذریعے کی ہیں۔ انہوں نے پارلیمنٹ کے تقدس کو
پامال نہیں کیا ہے آج جب وائٹشن ڈی سی میں وہاں کی پارلیمنٹ کی بلڈنگ میں اُس سے زیادہ اوپھی بلڈنگ
بنانے کی اجازت اسلئے نہیں دی جا رہی ہے کہ وہاں پر پارلیمنٹ کی تقدس کو، اُسکے تقدس کا خیال رکھا جاتا ہے میں
سمجھتا ہوں کہ ہم نے آپ نے، وزیر اعلیٰ صاحب نے اس پارلیمنٹ کی اسکے ممبران کو اسکو مقدم رکھنا ہے اور یقیناً
جب ہم کہتے ہیں کہ یہ عوام کے نمائندے ہیں انہوں نے عوام کو ایک لحاظ سے یہاں لاکھوں عوام کے نمائندے
یہاں بیٹھے ہوئے ہیں لیکن بد قدمی سے اس ملک میں آپ خود جانتے ہیں کہ اس ملک میں 40 سال کے قریب

اس ملک میں چار ماہیں لائیں گے اسی عوام کے حقوق تسلیم نہیں کئے گئے ہے یہاں قوموں کے حقوق سے انکار کیا گیا اور آج بھی یہ شکاش کافی حد تک محدود ہے کہ ایک طرف وہ قوتیں ہیں جو آمریت کے پیداوار قوتیں ہیں اور ایک طرف وہ قوتیں ہیں جو جمہوریت کی قوتیں ہیں انکے درمیان شکاش آج بھی جاری ہیں میڈم اسپیکر! آپ کو اس پارلیمنٹ کو اولیت دینی ہو گئی میں سمجھتا ہوں کہ جب ہم civil servant کی بات کرتے ہیں تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ عوام کے خادم کے طور پر وہ کام کریں گے جب پاکستان constitution کے تحت حکومت اُسکا وزیر اعلیٰ اور chief executive ہمیں بتاتا ہے کہ اس article کے لیے اس کا مطلب ہے وزیر اعظم اُسکی اختیارات وزیر اعلیٰ اگر وفاق میں ہوتا ہے Chief Executive تو اس کا مطلب ہے وزیر اعظم اُسکی کابینہ اُسکی اختیارات وزیر اعلیٰ کے پاس ہونگے اختیارات اسمبلی کے پاس ہونگے ناکہ چند افسران کے پاس ہوں اور یہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج بھی اس پارلیمنٹ کے تقدیس کا خیال نہیں رکھا جاتا ہے آج بھی اس ممبران کے فیصلوں کو تسلیم نہیں کیا جاتا ہے اس ایوان نے کئی مرتبہ قراردادیں پاس کی ہیں اُسکو رد ہی کی ٹوکریوں میں ڈالا جاتا ہے اس صوبائی کابینہ نے وزیر اعلیٰ نے فیصلہ کیا تھا کہ ہر نئی میں F.C taxes کیا جائے اُسکے اختیار نہیں ہیں کہ وہ عوام سے وہاں میں لیکن آج بھی آپ دیکھ رہی ہیں میڈم اسپیکر! کہ اُس کابینہ کے فیصلے کو تسلیم نہیں کیا جا رہا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ آپ آئین سے روگردانی کر رہے ہو آپ پاکستان کے آئین کو اب تسلیم نہیں کر رہے ہو آپ وزیر اعلیٰ کو تسلیم نہیں کر رہے ہو آپ اُسکی کابینہ کو تسلیم نہیں کر رہے ہو میڈم اسپیکر! آپ دیکھ رہی ہیں کہ یہاں کے عوام کا زیادہ تر دارود از راعت پر ہے ہماری زراعت تباہ ہو گئی۔ آپ خود دیکھ رہی ہیں کہ بارشیں کم ہو گئی ہیں خشک سالی جب آئی تھی تو لاکھوں درخت کا گئے لاکھوں مال مویشی ختم ہو گئے ہمارے عوام کا دارود ماراب کچھ لوگوں کا دارود مار یہاں border trade پر ہے یا تفتان سے یا تربت سے یا پھر جن سے لیکن آپ دیکھ رہی ہو کہ کشمیر نے کوئی شہر کے اندر یہاں مارکیٹوں میں گھس کر کشمیر والے لوگوں کے دکانوں سے مال لُٹ رہے ہیں اور F.C اُنکے ساتھ ہے دیکھو! F.C صرف border 14 کلومیٹر، 15 کلومیٹر تک اُنکا اختیار ہے اور جب حکومت نے صوبائی حکومت نے یہاں F.C کو بلا یا ہم نے یقیناً یہ ہماری فورس ہے وفاق کی فورس ہے ہم انہیں payment کر رہے ہیں سالانہ کروڑوں روپے ہم دے رہے ہیں لیکن ہم نے law maintain and order situation کرنے کیلئے ہم نے ہشتنگر دی کے خاتمے کیلئے ہم نے اسلئے یہاں لایا ہے اسلئے نہیں کہ آپ کشمیر سے مل کر یہاں لوگوں کے دکانوں کو لُٹ لو آپ یقین کریں کہ اتنی خراب

صورتحال ہے معاشی ہماری، لوگ ابھی وہ نان شبینہ کیلئے محتاج ہیں آپ حیران ہونگے میرے پاس چمن کے لوگ آئے تھے ڈاکٹر صاحب کے پاس گئے تھے کہ ہم یہاں سے گائے بیل لیکر جاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپ permit لاو ملک کے اندر ایک شہر سے دوسرے شہر تک اگر آپ آٹا لیجا میں گے تو آپ کو وہ کہیں گے آپ permit دکھا میں ملک کے اندر ایک صوبے سے یا ایک شہر سے دوسرے شہر مال مویشی آپ لے جائیں گے آپ permit اسیں گے اسیں تو میں گیلا home secretary کے پاس home secretary نے کہا کہ ہماری طرف سے کوئی حکم نہیں ہے کوئی permit جاری نہیں ہوا گمراہ کے باوجود کشم روک رہی ہے کیوں روک رہی ہے C.F. روک رہی ہے دیکھو اگر واگہ کے بارڈر پر trade ہو رہا ہے تو اسیں کوئی قباحت نہیں اگر یہاں ہو جائے تو کیوں اسے روک دیا جا رہا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنے عوام کی جو بنیادی مسائل ہیں اُس پر اس حکومت کو وزیر اعلیٰ صاحب ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہیں یہ نہیں ہے کہ یہاں 65 ممبران ہیں یہ پورے اس صوبے کی عوام کی آواز ہے یہاں لاکھوں عوام کی آواز آپ کے ساتھ ہیں یہ آپ کے پیچھے کھڑے ہیں یقیناً ہمارا مطالبہ ہے ہم دونوں سے، کل بھی ہم نے پارٹی کے وفد نے احسن اقبال صاحب سے ملاقات کی تھی ہم نے انکو روک الفاظ میں کہا کہ مغربی route پر 28 May 2015 کو ہوا تھا اسے مطابق وزیر اعظم صاحب نے جو وعدہ کیا تھا اسکے مطابق اس مغربی route پر کام شروع کیا جائے جتنے بھی اسکے industrial energy zone ہیں چاہے وہ sub section ہو چاہے وہ sub routes ہوں ان zone ہو چاہے وہ optic fiber ہو چاہے وہ railway track ہو چاہے وہ sub routes ہوں ان پر فی الفور کام شروع ہونا چاہیے اس لئے کہ یہاں کے عوام بھی اس ملک کے برابر شہری ہیں یہ ملک ہماری سر زمین پر بنा ہے ہم اس ملک میں برابر حقدار ہیں آپ دیکھیں کل بھی قومی اسمبلی میں ہمارے دوستوں نے walk out کیا تھا آپ یقین کریں passport office آپ جائیں یہاں لوگوں کو اتنا توٹا جا رہا ہے آپ NADRA office جائیں وہاں تباہی و بر بادی ہے NADRA کا ایک ایک ملازم اب لکھ پتی بن گیا ہے یہ کیا صورتحال ہے؟ لا ہور میں NADRA کیلئے computer شناختی کارڈ کیلئے کوئی اور قوانین اور ہمارے لئے کوئی اور قوانین؟ ہم کیا اس ملک کے باشندے نہیں ہیں؟ کیا ہمارے لوگوں نے اس ملک کی آزادی کیلئے خان شہید عبدالصمد خان اچنٹی نے یہاں انگریز کو یہاں سے نہیں بھجا یا؟ کیا ہم اس ملک کے برابر شہری نہیں ہیں؟ ہم یہاں بیٹھے ہیں اس ملک کو ہم مانتے ہیں۔

میڈم اسپیکر۔ ماننا چاہیے۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ میڈم اسپیکر! تو ہمیں اسکے برابری کے حقوق بھی ہمیں دینے چاہیے کیوں ہمیں اس قسم کے جنوبی افریقہ کی طرح ہمیں چلی ذات کا سمجھا جا رہا ہے کہ سب کچھ وہ اسلام آباد میں ہوں اور ہمارے پورے صوبے کا بجٹ آپکا 50 ارب روپے ہیں اور وہاں اسلام آباد میں ایک secretariat سے لیکر 23 کلومیٹر پینڈی تک میٹرو بنایا گیا کوئی 60 ارب روپے کے قریب۔

میڈم اسپیکر۔ زیرے صاحب please یہاں بہت سے نام ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے۔ میڈم اسپیکر! میں گزارش کروں گا کہ وزیر اعلیٰ صاحب آپ یقیناً ان تمام مسائل کو آپ اپنے سامنے رکھیں گے وفاقی حکومت سے یقیناً آپ کا تعلق مسلم لیگ (ن) سے ہے آپ اس پارٹی کے ممبر ہیں لیکن آپ یہاں وزیر اعلیٰ ہیں آپ یہاں لاکھوں عوام کے نمائندے ہیں اس کے تمام پارٹیاں آپ کے پیچھے کھڑی ہیں opposition نے بھی آپ کو اتفاق رائے سے وزیر اعلیٰ منتخب کیا ہمیں امید ہے کہ آپ وہاں کھلے انداز میں کھلے الفاظ میں ہم اپنے حقوق کا حصول کریں گے اسی امید کے ساتھ، میں ایک بار پھر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں میڈم آپ کو بھی مبارکباد بہت بہت شکریہ۔

میڈم اسپیکر۔ محمد خان لہڑی صاحب۔

آغازیں لیاقت علی۔ point of order۔

میڈم اسپیکر۔ لہڑی صاحب please نہیں ابھی یہ سلسلہ شروع ہو جائے پھر آپ please اُس پر شامل ہو جائیں اچھا چلیں please بات کریں۔

آغازیں لیاقت علی۔ میڈم اسپیکر! شکریہ میں واقعی بڑا فخر محسوس کر رہا ہوں کہ ہمارے نئے وزیر اعلیٰ صاحب بہت دلچسپی سے اور کافی لوگوں کو response دے رہے ہیں اور لوگوں کو سن رہے ہیں بدمقتو یہ ہوئی کہ پچھلے دو تین دن پہلے میں وزیر اعلیٰ کے پاس گیا تھا جب cabinet dissolved ہوا یا یہ cabinet، چونکہ دونوں وزیر اعلیٰ کے مابین exchange ہو رہا تھا cabinet dissolved ہو گیا آئینی طور پر کا بینہ نہیں رہی تو bureaucracy نے اس سے فائدہ اٹھایا اور وہ فائدہ کیا ہے کہ انہوں نے دھڑادھڑ appointments شروع کر دیں اور میں نے وزیر اعلیٰ صاحب کو record پر دکھایا کہ آج سے پہلی میں 7 میں پہلے گریڈ 4 سے لیکر کے 15 تک appointments کے واسطے کمشن صاحب کو letter ہیجے گے تھے کمشن صاحب نے اس موقع سے یہ فائدہ division میں اٹھایا کہ یہ ایک دم 30 کے 30 آدمی کے appointment ادھر سے کر کے پتہ نہیں کہاں سے اُن 30 آدمیوں کو انکو پہلی میں کہیں بھی DC نے

interview نہیں کیا نا، ہی کچھ کیا تھا یہ appointment letters issue کر دیئے ابھی میں یہاں بیٹھا تھا آپ یقین کریں کہ اس وقت بھی وزیر اعلیٰ صاحب کے کہنے کہ باوجود جناب محترم نواب صاحب! آپکے اس letter کے باوجود آج بھی C.D صاحب نے کہا کہ جی 2 آدمی سیکرٹری صاحب کے، 2 آغالیافت کے 2 فلانے کے 2 فلانے کے یہ appointment ہوں گی کیا یہ ہے انصاف؟ یہ نہیں ہونا چاہیے جناب وزیر اعلیٰ صاحب! میں آپ سے پھر request کرتا ہوں کہ in between cabinet dissolve سے ابھی تک جو بھی appointments ہوئے ہیں جو بھی letters issue ہوئے ہیں سب کو cancel تصور کیا جائے یہ بالکل غلط ہے آئینی طور پر غلط ہے constitutionally غلط ہیں اور جو appointments کے یا 15 class تک جتنے بھی previous class 4 بنائی جائے اور اسکو check کیا جائے کہ وہ پوستیں کتنے پیسوں پر کی ہیں؟ میں proof دوں گا کہ جتنے بھی appointment میرے حلقے میں ہوئی ہیں سارے کے ہیں وہ سب بیچے ہیں انہوں نے چاہے وہ تعلیم میں ہو چاہے وہ agriculture میں ہو چاہے وہ irrigation میں ہو چاہے جس بھی محکمہ میں ہو تو آپ سے گزارش ہے جناب اسیکر صاحب! کہ آپکے توسط سے میں chief minister صاحب کو ایک دفعہ پھر کہتا ہوں کہ یہ جو بھی غلط کام ہوا ہے اسکو ہر بانی کر کے جو ہوئی ہیں اسکو regularize کیا جائے اور سارے کام کو جو جتنے بھی appointments ہوئے ہیں سب کو cancel تصور کیا جائے۔ شکریہ۔ میڈم اسپیکر۔ point has been well taken

ہے؟ آپ مختصر بات کریں اچکزئی صاحب۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات۔ میڈم اسپیکر! اس بات کو آگے بڑھاتے ہیں میں اسکا support کروں گا قلعہ عبداللہ ڈسٹرکٹ کیلئے جو نیزہ مکر کے یا جس کے تین چھوٹے posts advertise ہوئے تھے اخبار میں آیا تھا قلعہ عبداللہ ڈسٹرکٹ وہاں جو لوگوں کی appointments ہوئی ہیں انکا قلعہ عبداللہ ڈسٹرکٹ سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے excise and taxation ڈسٹرکٹ کے basis پر کیا ہے اور verbally divisional basis پر کروں گا آپ نے Secretary ڈسٹرکٹ پر کیا ہے اور verbally divisional basis آپ اسکے پر کرتے ہیں یا چیف سیکریٹری نے آپ کو نہیں کہا ہے یا اگر کہا ہے تو آپ نے غلط order carry notice کئے ہیں میں نے جعفر خان کے office میں اسکو لایا کہ بھئی آپکے پچھلے notice میں جو تھے انہوں نے آپس میں بُوارہ کیا ہے تو پشین میں

بھی یہ ہو رہا ہے قلعہ عبداللہ میں بھی یہ ہو رہا ہے تو تمام صوبے میں ہو رہا ہے اسکا notice میجاۓ۔ آپ point آگیا ہے شکریہ حی محمد خان لہڑی صاحب۔

حاجی محمد خان لہڑی۔ شکریہ میڈم اسپیکر! سب سے پہلے میں نواب صاحب کو وزیر اعلیٰ بلوچستان منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپکو پہلی مرتبہ بلوچستان میں خواتین اسپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اپنے حلقة انتخابات کی غیور اور غریب عوام کی طرف سے نواب صاحب کو M.C. منتخب ہونے پر بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اُمید ظاہر کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ نواب صاحب کی قیادت میں بلوچستان بہت ترقی کریگا اور انشاء اللہ تعالیٰ نواب صاحب کی قیادت میں بلوچستان دوسرے صوبوں کے برابر انشاء اللہ صوبہ بلوچستان کو لا نہیں گے۔ شکریہ میڈم اسپیکر صاحب۔

میڈم اسپیکر۔ جی عبدالمالک کا کڑ صاحب۔

عبدالمالك کا کڑ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ شکریہ محترمہ اسپیکر! میں اور اپنی پارٹی جمیعت علمائے اسلام کی طرف سے نواب ثناء اللہ خان زہری صاحب کو صوبائی اسمبلی کے وزیر اعلیٰ بنئے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ راحیلہ درانی صاحبہ! آپکو بھی بلوچستان اسمبلی کی بلا مقابلہ اسپیکر بنئے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں شکریہ۔

میڈم اسپیکر۔ عبد الرحمن کھیتران صاحب آپ دوبارہ مبارکباد دیں گے؟ آپ نے پہلے مبارک دی ہے اب دوبارہ دیں گے؟ اچھا چلیں آپ نے نواب صاحب اور مجھے بھی دی تھی خیر ہے آپ نے کہا ہے کھیتران صاحب۔ جی جی۔

سردار عبد الرحمن کھیتران۔ شکریہ میڈم اسپیکر!

میڈم اسپیکر۔ یاسمین لہڑی صاحبہ دونوں کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔

سردار عبد الرحمن کھیتران۔ جی سروہی میں گزارش کرنے لگا ہوں وہ پاکستانی ایک گانا تھا۔

میڈم اسپیکر۔ ویسے بھی آپ کی ہی باری تھی۔

سردار عبد الرحمن کھیتران۔ ہم بچپن میں سنتے تھے ”کہ کہاں تک سُنُو گے کہاں تک سُناؤں ہزا روں ہی شکوے ہیں کیا کیا بتاؤں“، کاش آج ڈاکٹر صاحب یہاں ہوتے تو میں اُنکے گوش گزار کرتا۔ رحمت بلوچ صاحب بیٹھے ہیں اُنکے پارٹی کے مبارکباد تو قائد ایوان صاحب ہم دے چکے ہیں آپکو میڈم اسپیکر آپکو بھی مبارکباد ہم دیں چکے ہیں آج کے اجلاس میں آج کے اس موقع پر میں تھوڑی سی بھڑاس نکالوں گا اپنی دل کی

اگر آپ مجھے اجازت دیں گی تو؟

میڈم اسپیکر۔ آپ مختصر کہجئے گا آگے بہت لمبی line ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ پانچ چھ منٹ جو آپ نے دیئے زیادہ سے زیادہ ایک قیدی کو۔

میڈم اسپیکر۔ نہیں آپ پانچ چھ منٹ سے زیادہ لیتے ہیں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ آگے پھر اذان ہو رہی ہے میں بھاگ جاؤ نگویے ہی گزارش یہ ہے کہ ڈھانی

ساٹھر یہ ڈاکٹر صاحب! اگر اتنے مہربان ہوتے P&D سے ہمارے وہ جو 1-PC بھی ایسے pass کر کے

بھیج دیتے آپ ڈاکٹر صاحب نے اپنی آخری تقریر میں بھی، پھر جرگہ میں اُنکے ساتھ ایک گھنٹہ سلیم صافی صاحب

کے ساتھ اُس نے بڑی merit کی باتیں کی ہیں merit یہ حاضر ہے پہلی merit تو میں کھڑا ہوں 9 تاریخ

آن رات 12 بجے بعد میں اپنی سالگردہ منوار ہا ہوں اور 11 تاریخ کو میں جیل کی دوسال کی سالگردہ منوار ہا ہوں

بھیتی خمیر کے قیدی کے ڈاکٹر صاحب نے بڑی مہربانی کی پتہ نہیں وہ بڑی باتیں ہیں ہم بیٹھ گے کبھی اُسکے

ساتھ کر وہ کبھی ہمارے علاقے میں آئے تھے پھر وہاں سے وہ چلے گئے کہ جی سردار کے guards آرہے ہیں

پتہ نہیں کیا؟ وہ انتقام لیا مجھ سے دوسال اس شخص کی مہربانی سے میں اسکو سلام پیش کرتا ہوں نواب شاوا اللہ زہری

کو اُسکے ساتھ ساتھ ہمارے Ex-Home Minister ہیں، اُنی مہربانی سے میں تو گھر میں بیٹھا ہوں

میرے گاؤں کے کپوڑے بیچنے والے ریڑھی چلانے والے لنگر میں روٹی دینے والے وہ دوسال سے کوئی نہ کر

جیل میں آج تک پڑے ہوئے ہیں کسی ناکردوہ گناہ کی سزا دی جا رہی ہے انکو مجھے پتہ نہیں ہے cases مجھ پر یہ

بنائے گئے کہ جی پولیس کو دو تھپڑ مارے قندھاری بازار میں میڈم اسپیکر! آپ بھی son of soil ہیں اسی شہر

کی رہنے والی ہیں۔

میڈم اسپیکر۔ daughter ہوں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ daughter of soil، sorry. ہونا پڑیگا کیونکہ پہلی

دفعہ یہاں پر آپ daughter of soil تو گدھا گاڑی والے چلتے ہیں وہ بھی ٹرینک والے کھڑے ہوتے

ہیں سب انسپکٹر اُنکے ساتھ اُنکے گریبان بھی پھٹ جاتے ہیں پتہ نہیں کیا کیا ہوتا ہے مجھ پر اور میرے لوگوں پر

یہ allegations لگا کہ دوسال سے مجھے جیل میں رکھا گیا جو اپنے کو سرچار کہتے ہیں جو دہشتگرد ہیں جنہوں نے

قتل کیے ہوئے ہیں انکو تو معافی دے کے ہمارے علاقوں میں لا کے آباد کیا گیا ہے لیکن مجھ سمیت جو میرے

گاؤں کے غریب لوگ ہیں وہ جیل میں پڑے ہیں شاید ہم اس چیز کی سزا لے رہے ہیں کہ ہم پاکستان کا نعا

لگاتے ہیں، ہم پاک فوج کو سلام پیش کرتے ہیں شاید یہ ہماری غلطی ہے۔ میڈم اسپیکر! ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ہم نے کسی سے انتقام نہیں لیا، میں انتقام کا نشانہ بننا ہوں میرٹ کی باتیں کی گئیں کہ جی میں نے میرٹ کی ہے میرٹ کا یہ حال ہوا ہے کہ ایک عام آدمی میرے حلے کا جس نے صرف 900 روپے لیے، میں منتخب نمائندہ 19 ہزار روپے لیکر آیا ہوں اُسکو ڈھائی سال میں 52 کروڑ روپے کے development fund دیے گئے ایجوکیشن کی اصلاحات یہ تھیں کہ اُس نے اپنا سالا، سالی، بہن، بھابی وہ بھرتی کیے ہیں ایجوکیشن کا معیار اُس کا یہ تھا سردار صاحب تشریف لے گئے سردار اسلام صاحب 6 پوسٹ میں ایگر لیکچرل کی نسلیں ایک چڑھائی کو چھوڑ کے پانچ پوسٹ میں اُسی شخص کو نوازی گئیں یہ میرٹ تھی ایک حلے میں 100 چڑھائی لگائے گئے کلاس فور کے ہمارے حلے میں ایک چڑھائی یہ میں detail جب اس پر سیر حاصل بحث ہو گئی تو میں کہوں گا کہتے ہیں کہ جی ہم نے law and maintain order کیا میں سلام پیش کرتا ہوں کہ جتنا انہوں نے maintain کیا میں سلام پیش کرتا ہوں FC کو میں سلام پیش کرتا ہوں پاک فوج کو جس نے یہاں تو یہاں کراچی میں کس نے کیا قائم علی شاہ نے کیا وزیرستان میں جب ہمارے جزل شہید ہوئے وہاں پر بھی ڈاکٹر صاحب کی گونمنٹ نے وہاں پر امن بحال کیا یہ law enforcement کا کارنامہ ہے میں انکو سلام پیش کرتا ہوں جناب میڈم اسپیکر! اپوزیشن کی آج میں اس bench پر جو کھڑا ہوں اس کری پر نواب شاء اللہ کے آنے سے میں 100% یہ محسوں کر رہا ہوں کہ میں اُسکے treasury benches پر ہوں مجھے اتنی امید ہے اُسکی وجہ وہ ایک نواب ہیں وہ son of soil ہیں اُسکو علاقے کے حالات معلوم ہیں وہ اس بلوچستان کی روایات کو جانتا ہے وہ کشمکش کو جانتا ہے وہ پوری طرح آگاہ ہے کہ کس کا لکناو زن ہے میں اپوزیشن کی طرف سے اپنی دوستوں کی طرف سے ہر قدم پر یہ یقین دلاتا ہوں leader of the house کو کہ ہم اُسکے شانہ بشانہ کھڑے ہو گے یہ جو ایک perception چل رہی ہے کہ جی چچپنی ڈھائی سال کی پالیسیوں کو لے کر آگے چلیں گے موجودہ تی ایم صاحب میں اس سے بالکل اتفاق نہیں کرتا ہوں میڈم اسپیکر انکو نئے سرے سے start لینا پڑیا گا ہر ہر بھکے میں ہر فیلڈ میں چاہے law and order میں چاہے وہ ایجوکیشن ہے چاہے وہ ہیلتھ ہے چاہے کوئی بھی a department ہے اور یہ چند دنوں میں ہمارے تک یہ باتیں پہنچ رہی ہیں کہ جس طریقے سے انہوں نے ابتداء کی ہے ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں انکو ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ تمام system کو نئے سرے سے وہ پرانی سواری پرانی لس و system نہیں چلے گا وہ اپنی تعریف، وہ ہماری زبان میں کہتے ہیں کہ اندر ہے کرے خیرات ول ول ڈیون آپ کو مطلب اندھوں نے جب خیرات کی تو ایک دوسرے کو دے رہے تھے وہ تعریف بھی

اسی طریقے سے ہو رہی تھی such as ایسی کوئی چیز نہیں تھی۔ ہم اس چیز کا ریکارڈ پیش کریں گے ابھی ہمارے معزز ایک رُکن نے کہا کہ یہیں پوٹیں میں ثابت کروں گا کہ یہیں ہیں وزارتوں کے دور میں یہیں ہیں۔ میں ثابت کروں گا کہ کرپشن کرنی ختم ہوئی ہے یا بڑھی ہے یا کم ہوئی ہے کہنے کو تو میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ میں جو ہے نہ پتہ نہیں کیا ہوں لیکن حالات و واقعات ثبوتوں کے ساتھ ہم یہاں پر commit کر کے جا رہے ہیں کہ ہم ثبوت پیش کریں گے کہ ہاں پر کرپشن ہوئی کس حد تک کرپشن تھی ہم امید کرتے ہیں موجودہ CM سے کہ وہ ان چیزوں پر نئے سرے سے کام کریا گا پرانی اچھی ٹیم لیکر کام کریا گا چاہے وہ ٹیم منстроں کی صورت میں ہو گی چاہے وہ ٹیم بیورو کریسی کی صورت میں ہو گی میڈم اسپیکر! بتیں تو بہت ساری ہیں لیکن چونکہ آج یہ session چل رہا ہے صرف مبارکباد کی حد تک اب اذانیں بھی شروع ہو گے پہلے بھی ہم نے گزارش کی تھی کہ جب اذان ہو تو یہ آپ میڈم kindly order کر دیں کہ ہاں میں بھی اسکا نکشناں ہو بہت ساری چیزیں ایسی ہے۔

میڈم اسپیکر۔ آپ اذان کے وقت۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ جی وہ connect ہوتا تھا اسپیکر پھر وہ آواز آ جاتا تھا لمبی ہو گئی شروع کریں شکر یہ میڈم اسپیکر! یہ جو سزادی گئی میری ذات کو میری ایک قوم ہے ڈیڑھ لاکھ افراد میں دوسال سے آج تک اپنے حلقوں میں نہیں جاسکا ہوں مجھے عوام سے دور کیا گیا یہ میرے لوگوں کو سزادی گئی میں even میرے بیٹوں کی شادی ہوئی میں ان میں شرکت نہیں کر سکا فوتگیاں ہوئیں میں ان میں فاتح کے لینہیں جاسکا یہ میرٹ کے بات کرتے ہیں یہ کہاں کی میرٹ ہے مجھے اپنے پاکستانی ہونے پر فخر ہے آج بھی فخر ہے مرتبے دم تک فخر ریگا کیا یہ پاکستانی ہونے کی مجھے سزادی گئی میں اس ایوان سے سوال کرتا ہوں کیا میں ڈھنگر دھوں میری قوم میں میں نے چیلنج پر کہا پہلے بھی کہ ڈیڑھ لاکھ افراد میں کوئی ہوئے law enforcing agencies کسی فرم پر بھی ایک آدمی میراث کرے کہ وہ anti-pakistani ہے۔ اُسکو میں سزاۓ موت دوں گا جب ہم pro-pakistani ہیں ہم اس پاکستان کو مانے والے ہیں ہم اس people law abiding ہیں ہمیں بھی توڑنا آتا ہے وہ آدمی میں آدمی چالیس آدمی پچاس آدمی ہم بھی پہاڑوں پر چڑھ کے انکو سرچار کا نام دے سکتے تھے لیکن ہم نے کبھی یہ رکنیں کی ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ جی میں نے کسی کو ایک چائے کی پیالی نہیں پلاٹی میڈم اسپیکر! یہ میں چیلنج پر، ابھی یہ میں آپکے honorable office سے پرنسپل نکالتا ہوں کون سے اخبار والے کو اس نے نہیں نواز پاچ پاچ لاکھ روپے فلام ٹرست 20 لاکھ روپے فلام شخص پاچ لاکھ روپے آزادی ٹرست میر بزنجو ٹرست 20 لاکھ روپے فلام ٹرست 20 لاکھ روپے فلام شخص پاچ لاکھ روپے آزادی

اخبار صدیق بلوچ کے دو اخبار نکلتے ہیں میرا دوست ہے بھائیوں سے زیادہ دوست ہے دو اخبار نکلتے ہیں اُسکو میڈیکل کے لیے 5 لاکھ روپے ڈی ایف سے دیے گئے کروڑوں روپوں کے لست یہ میری موبائل میں پرنسٹ اگر میں کسی کو چیخ کرنا ہے میں ابھی چیخ کر رہا ہوں کہ میں دس منٹ میں اسکا پرنٹ نکال کے میں honorable member اسکو ہر table میں پہنچاؤں گا ڈاکٹر صاحب فرماتے کہ جی میں نے کسی کونواز انہیں ہے یہ میں جناب CM صاحب اُدھ اذان ہو گئی نماز کا time ہے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اپوزیشن آپ کے ساتھ ہے جیسے یہ آپ کے treasury benches پیٹھی ہے آپ کے لیے ہر مقام پر ہر قدم پر ہمایار دوزخ ہمایار جنت ہم آپ کے ساتھ ہے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مریض اور قیدی اسکے بارے میں احادیث بھی ہے روایات بھی رہی ہے جناب نواب صاحب مریض کی عیادت اور قیدی کو دوستِ شفقت اور اسکو ہولت دینا یہ آپ کے اختیار میں ہے سزا میں withdrawal نہیں سزا میں معافی دی جاتی ہے وزیر اعلیٰ کی اختیار میں ہے 90 دن تک۔

نواب ثناء اللہ خان زہری (قائد ایوان) :- payroll

سردار عبدالرحمن کھیتران :- payroll جیسے عید میں یا یوم پاکستان پر معافی دی جاتی ہے معافی تو میں آپ سے گزارش کروں گا۔ remission. میڈم اسپیکر۔

سردار عبدالرحمن کھیتران :- remission انگلش میں ہے اُسکو معافی کہتے ہیں معافی آپ کے اختیار میں ہے آپ سے گزارش ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ کرسی نصیب فرمائی ہے آپ اس قابل تھے میرا ایمان ہے کہ آپ اس قابل تھے کہ آپ اس کرسی پر برآ جمان ہوئے آپ میں وہ صلاحیتیں ہیں اور میں چینچ پر کہتا ہوں انشاء اللہ انشاء اللہ دوڑھائی سال تو نہیں رہ گئے دو سال رہ گئے 2018ء میں process شروع ہو جائیگا سینٹ کا اور سلسلہ یہ دو سالوں میں آپ وہ results دیں گے کہ یہ ایوان یہ بلوچستان یہ تاریخ یاد رکھے گی کہ جیسے کہا جاتا ہے کہ perception بن گئی کہ جی ٹھل کلاس اور فلائی کلاس اور فلائی کلاس اور سردار نواب کے بارے میں جو perception ہے کہ جی وہ ظالم ہیں جابر ہیں اور پتہ نہیں ڈکٹیٹر ہیں میں آج سے نہیں چالیس سال سے آپ کو جانتا ہوں آپ میں وہ صلاحیتیں ہیں آپ یہ ثابت کریں گے انشاء اللہ کہ بلوچستان کو کیسے اسکے حقوق دلانے ہیں؟ کیسے اسکو ترقی کی راہ پر آپ نے گامزن کرنا ہے اور تمام اس ایوان کے دوستوں کو آپ میں وہ صلاحیتیں ہیں کہ کس طریقے سے آپ ساتھ لیکر چلیں گے تو میں آخر میں گزارش کروں گا کہ جب آپ اپنی

تقریبیا جو بھی اس سلسلے میں windup کریں گے تو میں آپ سے امید رکھتا ہوں کہ قیدیوں کے لیے 90 دن کی آپ معافی کا اعلان کریں گے تاکہ انکی بھی آپ دل جیت سکیں۔ قیدی قیدی ہوتا ہے چاہے وہ سزا لے رہا ہے کسی بھی چیز کا سزا لے رہا ہے بہت بہت شکر یہ۔
میدم اسپیکر۔ یاسمین اہڑی صاحب!

محترمہ یاسمین اہڑی۔ شکر یہ میدم اسپیکر سب سے پہلے میں آپکو اس منصب کو سنبھالنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں میں نے اس پہلے بھی آپکو wellcome کہا تھا لیکن چونکہ یہ اتنا بڑا break-throw ہے دل کرتا ہے کہ ہر سیشن میں اٹھ کے پہلے آپکو wellcome کہا جائے اور نیک خواہشات کا اظہار کیا جائے کیونکہ خواتین کو پہلی مرتبہ یہ اعزاز حاصل ہوا ہے اس سے پہلے ہماری حکومت سے پہلے شاید یہ تاثر پایا جاتا تھا کہ خواتین کی نشستیں ہوتی ہیں، ہی کورم کو پورا کرنے کے لیے۔ میں سمجھتی ہوں یہ کریڈٹ ہماری ہی حکومت کو جاتا ہے کہ خواتین کو اس اعلیٰ عہدہ پر منصب کرو کے ہم نے یہ ثابت کر دیا ”کہ بلوچستان کی جو سوسائٹی ہے ایک impression یہ دیا جاتا ہے باہر کہ چونکہ tribal society ہے یہاں پر سردار اور نوابوں کا راجہ ہے اور وہ خواتین کو ہمیشہ پسمندہ رکھنے کے درپے ہیں، میں سمجھتی ہوں کہ اس اسمبلی کے اندر نواب بھی ہیں سردار بھی ہیں politicians کبھی ہیں انہوں نے سب نے دل سے آپکو اس منصب پر wellcome کہا اور آپکے زیر پرستی آج ہم سب بیٹھے ہوئے ہیں تو یہ کریڈٹ بلوچستان کو جاتا ہے کہ تاریخ میں پہلی مرتبہ ہم نے ایک خاتون کو اعلیٰ عہدے پر فائز کیا اسکے ساتھ ساتھ میں نواب صاحب کو نواب ثناء اللہ زہری صاحب کو دل کی گھرائیوں سے wellcome کہتی ہوں عہدہ سنبھالنے پر نواب صاحب کے جو roles ہیں وہ ایک نہیں بلکہ وہ دو اہم roles ہیں ایک تو بھیت سیاسی پارٹی کے صوبائی head ہونے کے اور دوسرا ہم role جو ہے وہ چیف آف جھالاوان کی Tribal Chief ہونے کی تو یہ بہت بڑی ذمے داریاں ہیں اور ان ذمے داریوں کا جو تقاضا ہے وہ بہت زیادہ میرے خیال میں بہت بھاری ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ نواب صاحب اپنی ذمے داریوں کو بخوبی نجھانے کی صلاحت بھی رکھتے ہیں اور ساتھ ساتھ میں یہاں پر یہ بھی کہوں کہ نواب صاحب جو ہے وہ سیاسی عمل میں ہمارے ساتھ کچھ عرصہ ہمسفر بھی رہے ہیں اور جو انکا سوچ نظر یہ جو بلوچستان کے عوام کے حقوق کے تحفظ کرنے کے حوالے سے ہیں ہم امید کرتے ہیں کیونکہ انکی policies کے اندر جو ہے وہ reflection ہمیں ضرور نظر آئیں گی۔ اسکے ساتھ ساتھ میں یہ کہوں گی کہ ظاہر ہے criticism بھی بہت ہوتی ہے لیکن یہ ہے جو ثابت policies یا ثابت جو کام جو ہے ہیں انکو ہمیں جو recognize یا ہمیں own

کرنا چاہئے تاکہ اسی تسلسل میں ہم اپنے کاموں کو آگے لے جائیں میں نواب صاحب! آپ پر ایک بہت بڑی ذمہ داری بنتی ہے no doubt لیکن اُس دن آپ نے بہت اچھی بات کی اپنی speech میں کہ جو پچھلے ڈھانی سال گزرے ہیں انہیں پولیسون کی تسلسل کو آگے جاری رکھتے ہوں آپ حکومت کو چلا کیں گے coalition government کو چلا کیں گے یہ بہت اچھی اور ثابت بات ہے کیونکہ جب بھی کوئی جاتا ہے تو نیا آئیوالا criticism سے بھری ہوئی تقاریر لیکر آتا ہے یہ کریڈٹ نواب صاحب کو جاتا ہے کہ انہوں نے بہت ہی positive gestures کیا own کرتے ہوئے آگے لیجاندیکی حامی بھی بھر لی۔ اسیں میدم اسپیکر باقی تو بہت زیادہ ہیں اور پچھلے ڈھانی سالوں میں جس حد تک ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کی لیڈر شپ میں دن رات ایک کر کے coalition گورنمنٹ نے جو ثابت تبدیلیاں لیکر آئی ہیں وہ بہت زیادہ ہیں لیکن اسکے تھوڑے highlights میں ضرور صحیح ہوں کہ میرا فرض ہے کہ وہ میں share کروں جس طرح سے جو ہماری حکومت نے تعلیم امن امان نوجوان کو encourage کرنا زراعت کی فروغ اسکے ساتھ ساتھ بدآمنی کا خاتمہ، بگٹی مہاجرین کی واپسی جی فورسز کا خاتمہ جو کہ عام لوگوں کی زندگی کو انہوں نے اجیرن بنائے رکھا تھا وہ شنگر دی کے خلاف عملی اقدامات اٹھانا اور اسکے ساتھ ساتھ توک جیسے معاملے میں جو قبر کی نشاندہ کرنا اور بالکل impartial طریقے سے اسکی انکوائری کرنا مذاکرات کا ماحول بنانا گودار میں جو ناجائز تجاوزات تھے انکو ختم کر کے وہاں کی مکینوں کو انکی زمینیں دلوانا 70 ہزار lady health workers کو confirm کرنا پائچ ہر confirm package teacher کرنے کے لئے writ کو قائم کرنا تو میں صحیح ہوں کہ بہت ہی بڑی اور بہت موٹے موٹے کام ہیں اسکے علاوہ بھی بہت زیادہ efforts ہوئے ہیں اور سب سے بڑی بات ہے اس وقت جو بلوچستان کا burning insurgency ہے اسی میں میں صحیح ہوں بہت بڑی کامیابی ہوئی ہے پچھلے 65 سالوں میں صرف یہ ہے کہ مارڈھاڑیا بندوق کے زور پر بلوچستان کے مسئلہ کو حل کرنیکی کوشش کی جاتی رہی لیکن یہ ہماری حکومت کو ہمارا government coalition کو ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کو ضرور یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ انہوں نے تمام stakeholders کو یہ باور کروا یا اور ان کو جو ہے یہ realize کراویا کہ بلوچستان کے مسئلے کا حل وہ ڈنڈے سے حل ہونیوالا نہیں ہے بندوق سے حل ہونیوالا نہیں ہے جب تک کہ ہم ناراض بھائیوں کو پر نہیں لیکر آئیں گے اُس وقت تک وہ بلوچستان کے مسئلے کو بھول جائیں کہ ہم وہ ڈنڈے کے زور

پر چل کر سکتے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ بہت بڑا کریڈٹ ہے ہماری حکومت کو جو process اتنے حد تک آگے گیا ہے ہم امید کرتے ہیں کہ نواب شاء اللہ زہری صاحب اس process کو پایہ تکمیل تک ضرور لیکر جائیں گے اور بلوچستان کے سیاسی مسئلے کو اپنے ذاتی کوششوں اور ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے اسکو حل کریں گے اور اسکے ساتھ ساتھ میں آخر میں یہ کہوں گی کہ نواب صاحب پر ایک بہت ذمہ داری بھی پنتی ہے کہ جو impression ہے کہ جی نواب اور سردار جو ہیں وہ روایتی ہوتے ہیں اور انکا کام جو ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنے عوام کو پسمندہ رکھنا اور صرف اپنی میں سمجھتی ہوں کہ نواب صاحب اپنی حکومتی دور میں انشاء اللہ یہ ثابت کریں گے کہ نواب صاحب کے ساتھ میں coalition government کے ساتھ میں ہوتے بلکہ یہ ہے کہ وہ اچھی سونج، اچھا وزن بھی رکھ سکتے ہیں۔ یہ اپنے عوام کے تحفظ کے لیے اُنکی نیتیں جو ہیں وہ صاف ہو سکتی ہیں تو اس حوالے سے میں سمجھتی ہوں کہ پچھلے ڈھانی سالہ دور میں حکمرانی کی بہت اچھی مسانکے جو ہیں وہ قائم کی گئی ہیں اور جمود کو توڑا گیا ہے اس سے پہلے لوگوں کو اچھی حکمرانی کا کوئی compairism نہیں تھا تو میں سمجھتی ہوں role model طریقہ رہا ہے اس role model کے اچھے طرز کا آگے ہم انشاء اللہ نواب صاحب کے ساتھ میں گے اور بلوچستان کے جو مخلوم اور مظلوم عوام ہیں اُنکے حقوق کا تحفظ کریں گے بہت شکریہ۔

پنس احمد علی احمدزی۔ سب سے پہلے میں نواب شاء اللہ زہری صاحب کو بطور Chief Executive of the Province منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ میڈم آپ کو بھی یقیناً یا ایک historical fact ہے کہ جس طرح کہا جاتا ہے کہ بلوچستان میں وہ ایک manestic fact کی ماحول ہے اور خواتین جو ہیں اس میں پستی کی حالت میں ہوتی ہیں لیکن یہ ہماری لیڈر شپ نے یہ ظاہر کر لیا، اُنکی vision نے ظاہر کر لیا کہ ہماری لیڈر شپ نے کسی قسم کی کوئی narrowness نہیں کی اور آپ کا منتخب ہونا یقیناً یہ اس میں ایک اہم اسکے challenges کا سامنا ہوگا آپ کو اور ان standing challenges میں میں سمجھتا ہوں کہ جو legislative reforms کی کارکردگی ہے اور اسکے ساتھ ساتھ اس House کا جو ڈیکورم ہے وہ بہت ہی ایک اہم committee معاملہ ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ بڑی خوش اسلوبی سے ان تمام challenges کا وہ سامنا کریں گی اور reforms کا ایک خط لکھا اور اس خط کے نتیجہ میں آپ نے فوراً دوسرے روز وہ ایم پی ایز ہا شل visit کیا۔ میں page

چاہ رہا تھا کہ یہ معاملوں پر آپ توجہ دیں کہ جس طرح ہم سب یہاں ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور انکی security نہایت ہی اہم ہے اور اس لحاظ سے ایم پی ایز ہاٹل کی سیکورٹی میں سمجھوں گا کہ اُسمیں بڑے gaps ہیں ہم یہاں پر آتے ہیں اُسمیں کے سیشن کے دوران اور پھر ہم اپنے حلقوں میں جاتے ہیں تو میں آج، یہ میں نے یہ letter میں ذکر کیا تھا اس بات کا کہ میں اپنے حلقة میں گیا ہوا تھا اور اسکے بعد ایم پی ایز ہاٹل میں میرے room کا دروازہ جو ہے وہ توڑا گیا اور اُسمیں سے کوئی چیزیں لے گئیں اتفاق سے اسی دوران مولوی مفتی گلاب صاحب کی بھی گاڑی پارکنگ لا کوئنخ سے غائب ہو گئی تو اسی سلسلے میں میں آیا تاکہ CCTV Camera سے وہ information لی جائے لیکن نہ ہاں پر کچھ ریکارڈ کا ذریعہ تھاناں چیز تھی تو صرف مختصرًا میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس معاملہ کو دیکھا جائے اسکے ساتھ ساتھ یقیناً اس روز نواب صاحب نے اپنی تقریر میں پوری policy بیان کی، کوئی نہ کے اور میں تقریر پیدا کو دہائی 20 سال ذرا پہلے جانا چاہوں گا جب میں ٹاؤن کمیٹی حب کا چیئرمین تھا اور نواب صاحب اُس وقت منظر لوکل گورنمنٹ تھے تو جب ایک سال کا بجٹ ہمارا گیا وہی جس طرح normal آب نالیاں گلیاں اور اس طرح کی چیزیں رکھتے ہیں تو میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ نواب صاحب کا vision ہیں لیکن آپ master planning کی طرف آئیں اور یہ ایک ریکارڈ کا حصہ ہے کہ آج سے 24 سال پہلے کہ نواب صاحب نے جو ہمیں ہدایت کی کہ حب کی ماstry پلاننگ سوک سینٹر حب اور ہاں اُس وقت جدید طرز کا اسٹیڈیم بنا تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب ایک چھوٹی سی ٹاؤن کمیٹی کو develop کرنے کا development جو رکھتے تھے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس پر کوئی doubt مجھے نہیں ہے کہ بلوچستان کی بلوچستان کی ترقی اور اسکی خوشحالی کیلئے جو انکا impact ہو گا اور جو انکا vision ہو گا یہ انشاء اللہ تعالیٰ اسے ہم دیکھیں گے۔ اسی طرح یہاں پر ذکر کیا گیا کہ ہیلائیکٹر سیکٹر بہت important ہے ایجوکشن سیکٹر divisional ہے میں سمجھتا ہوں اسکے ساتھ ساتھ ازیجی سیکٹر میں جو solarization ہے ہم اپنے صوبہ میں focus پر solarization کریں اور خاص طور پر ہمارے جتنے بھی divisional headquarters کے تحت master plan کے تحت link development کر دیں اگر ہم headquarter ہیں اُن کے لیے اگر ہم master planning کے تحت یہ divisional headquarters link ہو جائیں گے تو definitely ایک کیونکہ sea-pack بھی آ رہا ہے اور وہ route ہو develop رہا ہے۔ اسکے ساتھ مزید ترقی اور خوشحالی کا جو اسکا impact ہو گا وہ بہت آگے تک جایگا اور اسی سال

بھی ہے۔ اور یہ بھی بہت important fact census ہے کہ جو ہے اُس سے جو ہماری نمائندگی ہے وہ بڑھ سکتی ہے زیادہ سے زیادہ عوام کی representation سامنے آئیں گی۔ تو یہ بھی ایک بہت challenge natural resources mineral and mines ہے۔ اس طرح reconciliation کی important policy ہے نواب صاحب already reconciliation کے سلسلے میں جو ہے وہ بھی گئے تھے اور انہوں نے وہاں پر خان صاحب سے بھی ملاقات کی تھی تو ایک فضا ہے England کی بہتری کی طرف، خوشحالی کی طرف۔ میں نواب صاحب کو پورے House کی جانب سے ہم یہ دعا گو ہیں کہ یہ جو impact bench mark ہے جو کہ جس طرح کہتے ہیں کہ ڈھانی سال میں جو bench mark ہوا ہے انشاء اللہ تعالیٰ جو ہمارے indicators سامنے ہیں انشاء اللہ آپ دیکھیں گے جو performance انشاء اللہ رہے گی ہم سب کی یہ دعا ہے کہ یہ ہم bench mark کوئی level تک جناب pass کریں اور cross کریں اور میری دعا ہے کہ تمہیں ہم سب کی جو ہے کامیابی ہو، خوشحالی ہو، بہت بہت شکر یہ۔

محترمہ اسپیکر۔ شکر یہ پنس احمد علی جی مفتی گلاب صاحب۔

مفتی گلاب خان کا کڑ۔ محترمہ اسپیکر! یہ بالکل نہ ہونے کے برابر ہے یعنی آپ اگر خود جا کر کے دیکھیں خدا نہ کرے کہ اگر کوئی ہم ادھری ایم پی ایز بھائیل میں رہتے ہیں ہماری رہائش ادھری ہے اور ہماری جو ہے ادھر علاقے کی نسبت دشمنی بھی ہوتی ہے اور ہم۔۔۔

میدم اسپیکر۔ مفتی صاحب آپکا point آگیا ہے۔

مفتی گلاب خان کا کڑ۔ سیکورٹی اتی fail ہے کہ کوئی بغیر روک ٹوک کے آ سکتا بھی اور جا سکتا بھی ہے قتل کرے تب بھی کوئی اسکونہیں پکڑ سکتا ہے۔

میدم اسپیکر۔ پنس احمد علی صاحب نے بہت important point کی طرف اشارہ کیا ہے انہوں نے اور مجھے ایک letter بھی لکھا اور ہماری، نواب صاحب! اس پر ہم لوگوں نے، خود میں نے محسوس کیا ہے، As a MPA بھی، جب میں MPA تھی تو اُس وقت بھی میں نے محسوس کیا، تو یہ جیزیں جو ہیں، پوکنکہ یہ ہماری اسمبلی کی مفاد کے پیش نظر یہ اپنائی احساس اور تشویشناک معاملہ ہے۔ دوسری جانب اس کا تعلق براہ راست اسمبلی House اور Committee Library سے ہے۔ لیکن ڈپٹی اسپیکر جو کہ بلحاظِ عہدہ

چیز میں ہوتا ہے متعلقہ کمیٹی کا عہدہ خالی ہے لہذا اس کمیٹی کا استحقاق برقرار رکھتے ہوئے، میں اس کمیٹی کے اراکین کے علاوہ اپنی سربراہی میں جناب پنس احمد علی صاحب، طاہر محمود صاحب، جعفر مندوخیل صاحب اور معصومہ حیات صاحبہ کو بھیت اراکین کمیٹی اس مسئلہ کے حل تک کی مدت کیلئے اضافہ کرنے کی منظور دیتی ہوں۔ کمیٹی میں بنارہی ہوں تاکہ اسٹینڈنگ، جو کہ ہماری already اسٹینڈنگ کمیٹی ہے اور جو افراد سمیں ہیں اس وقت ہیں، انکو بھی ساتھ شامل کر کے یہ تمام معاملہ کو حل کرنے کیلئے جو ہے اُس وقت تک اپنا کام کریں، ہمیں تجاویز دیں، اور اُنکے ساتھ ہوں۔ House Committee کے ساتھ ہی میں نے ان چار اراکین کا نام بھی لیا ہے تاکہ وہ اُنکے ساتھ بھرپور تعاون کر کے ہمارے House کو جو ہے اس بارے میں briefing دیں، اور اپنی suggestions دیں کہ ہم کیا کر سکتے ہیں، اس معاملے میں۔۔۔ (مداخلت)۔ جی ہیں۔ اُس کمیٹی میں already ہیں ہم نے اسٹینڈنگ کمیٹی کے علاوہ یہ نام لیے ہیں۔ میڈم اسپیکر۔ جی نواب صاحب۔

نواب ثناء اللہ خان زہری (قائد اپوان)۔ شکریہ میڈم اسپیکر صاحبہ میرے دوستوں کا جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اُس دن جب مجھے یہاں سے اعتماد کا ووٹ ملا اُس دن بھی ہمارے کچھ دوستوں نے اظہار خیال کیا اُنکا بھی میں شکریہ ادا نہیں کر سکا عبد الرحمن زیارت وال صاحب تھے نیشنل پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ڈاکٹر عبد الملک صاحب جعفر خان مندوخیل صاحب تھے۔ تو انکا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں اُنکے بعد جو ہمارے دوستوں نے باتیں کیں اُنکا بھی میں تفصیل کے ساتھ اپنی speech میں دوں گا سرفراز احمد بگٹی صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں رحمت بلوچ صاحب آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں CM جو تھے اُنکا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ نواب محمد خان شاہوں اپنی صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ نواب محمد ایاز جو گیزی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کشور احمد جنک صاحبہ آپکا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سردار رضا بڑیج صاحب آپکا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بابت لالہ آپکا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ نصر اللہ خان زیرے صاحب آپکا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آغا سید لیاقت صاحب آپکا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یاسین بی بی آپکا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ عبد الملک کا کٹر صاحب آپکا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سردار کھیتر ان صاحب آپکا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، مفتی گلاب صاحب آپکا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جتنے بھی ہمارے بہنوں نے، بھائیوں نے تقریریں کی اور مجھ پر اعتماد کا اظہار کیا میں دوبارہ اُن سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہمارے دوستوں نے میڈم اسپیکر بہت سے چیزوں پر اظہار خیال کیا۔ یہاں پر میں یوروکریسی سے شروع کروں گا۔ یوروکریسی کے حوالے سے انہوں نے بات کی۔ میڈم اسپیکر میں نے جس دن حلف

اُٹھایا اُسی دن سے پہلے جو میری پالیسیس speech تھی، اُس دن میں نے کہا تھا کہ میرے لئے مقدس یہ august house ہے (ڈیک بجائے گئے) بیورو کریمی میرے لئے محترم ہیں، ہمارے Colleague ہیں ہم اُنکے بغیر شاید چل نہیں سکتے یا وہ ہمارے بغیر نہیں چل سکتے ہیں۔ لیکن ایک دفعہ again میں یہ کہنا چاہوں گا کہ مجھے بیورو کریمی نے منتخب نہیں کیا ہے اور ہم جو ہے گورنمنٹ ہیں وہ ہمارے Subordinate ہیں۔ ہمارے دوستوں کو، ہمارے ساتھیوں کو، یہاں میرے اشاف کے جو لوگ ہیں میں انکو یہ کہوں گا کہ وہ اسکو نوٹ کریں، لکھیں اور جب بھی اسمبلی کی اجلاس ہو گی، تمام سکریٹریز، تمام پولیس آفیسران، سب کے سب حاضر ہوں گے۔ اگر وہ حاضر نہیں ہوں گے، پہلے CM ہاؤس سے میں آپ لوگوں کی پھٹی کروں گا۔ اُسکے بعد اُنکی بھی چھٹی کروں گا۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)۔ اور ایم پی اے صاحبان سے بھی گزارش کروں گا کہ وہ بھی ہمارے Colleagues ہیں۔ جائز طریقے سے اپنے کام کیلئے اُنکے پاس جائیں اور اپنے کام اُن سے وہ لیں۔ لیکن بہت سی شکایتیں ہمارے دوستوں کو ساتھیوں کو رہی ہیں اُن سے۔ تو ہم سب کو اکھٹے ایک ساتھ چلانا ہے۔ اور ہم نے اکھٹے وہ کرنا ہے۔ کوئی ایسے مسئلے نہیں ہیں جس پر ہم نہیں چل سکیں۔ لیکن ظاہر ہے اگر کوئی زبردستی کرنے کی کوشش کریگا اور یہ کہے گا کہ جی میں اس august house کو نہیں مانتا ہوں اسکے جو ہے وزرا کی کوئی حمایت نہیں ہیں، اُنکے منتخب نمائندے ہیں۔ اُس دن بھی میں نے اپنی تقریر میں کہا کہ سارا بلوچستان 80 لاکھ یا 90 لاکھ ہے جتنا بھی ہے۔ اس وقت وہاں یہ لوگ 65 کی ہاؤس اُنکی نمائندگی کر رہے ہیں۔ اور یہ بلوچستان کے غریب لوگوں کا نمائندہ ہاؤس ہے۔ یہ وزارتیں یا چیف منسٹریاں یہ ہمارے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتی ہیں۔ یہ آنے جانیوالی چیزیں ہیں۔ لیکن ہمارے لئے سب سے زیادہ ہماری عزت ہمیں عزیز ہے۔ اور ہم چاہیں گے اور میں خصوصاً میں چاہوں گا۔ جب میں یہاں سے رخصت ہوں تو میرے دوست مجھے الفاظ سے یاد کریں۔ اور آپ لوگوں سے بھی یہی توقع رکھوں گا کہ آپ لوگ بھی میرے گورنمنٹ کے ساتھ fully cooperate کریں گے۔ اور میرے دوستوں کو میرے ساتھیوں کو جو میرے ساتھی ہے انکو شکایت کا موقع ہرگز نہیں دینے گے۔ یہاں ہمارے دوست ساتھی اُس دن بھی آئے تھے، میں نوٹ کرتا گیا ہوں۔ کہ کچھ پوٹیں آئی ہیں۔ جب میرا nomination ہوا تھا اُسکے بعد ڈاکٹر مالک صاحب کو اچھے الفاظ سے یاد کروں گا، اُسکے بعد انہوں نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ انہوں نے work filing کرنا چھوڑ دیا تھا۔ I think during this period ہوا تھا process کو چونکہ تھوڑا سا ایک ٹائم لگا۔ ایک میں سے تھوڑا سا کم تھا 11 تاریخ کو میں nominate ہوا پھر 24 تاریخ کو میں نے آپ لوگوں سے اعتماد کا دوٹ لیا۔ اس

دوران میں جتنے بھی appointments ہوئے ہیں اس august house کے حوالے سے میں اسکے order کا cancellation کرتا ہوں۔ ازسرنو اسکو۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)۔ اور new appointments جو ہوں گے، وہ ہماری کیبینٹ جو پرانی ہماری کیبینٹ تھی۔ اسکے بھی ہمارے نمبر ان بیٹھے ہوئے ہیں۔ عبدالرحیم زیارت وال صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ڈاکٹر حامد خان اچلنی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ سرفراز بگٹھی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس وقت بھی یہی ہوا تھا ہمارا جو SNE's stand بنے ہیں۔ اسکو بھی ہم دوبارہ Re-visit کریں گے۔ (ڈیک بجائے گئے) اس پر بھی ہم نے stand لیا تھا میں نے، عبدالرحیم زیارت وال نے، ہمارے پارٹی نے لیا تھا۔ کھوسہ صاحب بھی تھے۔ تو ہم وہ Re-visit کرنے کے چکروں میں جا رہے تھے، ہم نے کہا کہ اسکو Re-visit کریں گے تو اس دوران وہ Re-visit نہیں ہوا اور اس دوران وہ ظالم پورا ہو گیا اور پھر مجھے حلف اٹھانا پڑا تو ہم دوبارہ سے جائیں گے دیکھیں گے ان معاملات کو جہاں جہاں ہمیں خدشات ہیں جہاں جہاں ہمارے ساتھیوں کو وہ ہے اُنکے scrutinize کریں گے اور ہم کوشش کریں گے کہ میراث کی بنیاد پر سب ڈسٹرکٹوں کو برابری کی بنیاد پر جہاں ہوں وہاں انکو پوشیں ملیں اور جو بھی کمشٹر صاحبان ہیں جتنے بھی ہمارے ڈی سی صاحبان ہیں بیورو کریں ہیں ہمارے بھائی ہیں سب کے سب ان سے دوبارہ یہی کہوں گا کہ appointment کے معاملات میں فی الحال اسکو تھانہ نہیں ڈالیں کیونکہ ہم سب وہی ٹیم ہیں ہم سب وہی لوگ ہیں۔ صرف جو ہے ایک کریں change ہوئی ادھر سے ادھر آگئے ہیں تو حکومت چلانے کا طریقہ کا آتا بھی اور چلاتا بھی رہا ہوں جیسے اپنی میاں مٹھو بننا میں نہیں چاہتا ہوں جب میں لوکل گورنمنٹ کا منسٹر خارجہ اپنے احمد علی صاحب اُس وقت ٹاؤن کمیٹی کے چیئر مین تھے اور اس وقت با اختیار چیئر مین ہوا کرتے تھے تو میں نے بہت اچھی اچھی suggestions اُنکو دی اور ان suggestion پر انہوں نے عمل کیا چونکہ ہمارا ایک ہی ائنسٹریل ایریا ہے جب ہے لوگوں کا ایک بہت سارے دوستوں نے واٹر ایجوکیشن اور ہیلٹھ کیلئے وہ کیا جاتا وہ نہیں ہوتا تو میں سمجھتا ہوں کہ آج کوئی سے بھی جب کے حالات بدتر ہوتے لیکن جو بھی تھا ہم نے جتنا بھی کام کر سکتے تھے ہم نے اپنے لوگوں کیلئے کیا ہمارے بہت سارے دوستوں نے واٹر ایجوکیشن اور ہیلٹھ کیلئے وہ کیا ہے اسیں کوئی شک نہیں کہ ہم بڑے پانی کے مسئللوں میں اور دوسرے مسئللوں میں بڑے گھمبیر طریقے سے پھنسنے ہوئے ہیں خصوصاً گوادر کا پچھلے دنوں میں نے دورہ کیا وہاں جو پانی کا مسئلہ تھا گوادر کے لوگ رور ہے تھے کہ جی ہمیں تو پانی بھی نہیں مل رہا ہے یہ جو ہمارا کیپیٹل ہے جس میں میں کھڑا ہوں۔ ہماری اسمبلی یہاں ہے اسیں بھی پانی کا نگینہ مسئلہ ہے ہمارے ڈویژن ہیڈ کوارٹرز میں، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز میں بھی پانی کا مسئلہ ہے۔ یہ بہت

مسئلے ہیں۔ انشاء اللہ ہم بیٹھ کر جلدی ہی میں اپنی کابینہ ایک دو دن میں بنانے والا ہوں اسکے بعد فوراً پہلی فرصت میں ہم بیٹھ کر ان معاملات پر جو وہ کریں گے احسن اقبال صاحب یہاں پر آئے تھے ساری تقریباً میں نے یہ نوٹ کیتے ہیں لیکن ساری ہمارے دوستوں کے reservations یہ ہیں کہ پانی نہیں ہیں نواب شاہوانی صاحب نے کہا کہ عوامی مسئلتوں میں ٹائم لگتا ہے حقیقت ہے کہ ان میں ٹائم بہت لگتا ہے اور بہت سے مسئلے ہیں جو لوگ جلد حل کرنا چاہتے ہیں لیکن بہت سے ایسے مسئلے لوگ عدالتوں میں گئے ہوئے ہیں ان میں ہم قانونی طور پر مداخلت نہیں کر سکتے ہیں، ہم ان میں آئین کو مد نظر رکھ کر پچھوڑ کرنا ہوتا ہے باقی جو ہمارے ہاتھ میں معاملات ہوئے اُنکو ہم انشاء اللہ دیکھ کر حل کریں گے یا یہی صاحب نے یہاں کہا کہ لوگ کہتے ہیں سردار نواب so and so تو بی بی! سردار اور نواب بھی اسی معاشرے کا حصہ ہیں اور میں آپ سے request کرتا ہوں کہ اگر ہم اتنے بُرے ہوتے ہمارے لوگ پانچ سو سال سے ہم پر اعتماد کر رہے ہیں (ڈیکیک بجائے گئے) اور آج بھی ڈاکٹر حامد صاحب نے جیسے کہا کہ سب سے پُرانا اس ہاؤس کا میں ہوں اگر ہم اتنے بُرے ہوتے تو 25 سال سے continue Parliamentarian متواتر لوگ مجھے منتخب نہیں کرتے ہاں ہیں کچھ لوگ ہیں لیکن آپ نے میرے ساتھ کام کیا ہے ہم سب اکھٹے رہے ہیں یہاں پر اور میں، ہم ترقی پسند سردار ہیں۔ اور ہم چاہتے ہیں میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ جائیں زہری میں میرے حلے میں وہاں جائیں اور وہاں دیکھیں وہاں آپکی best private school اس وقت زہری میں آپکیلیں گے جس کیلئے میں نے میرا کرن اسکو چلا رہا ہے جس کیلئے ہم نے کراچی سے teachers hire کئے ہوئے ہیں اور لڑکیاں اس وقت education co میں وہاں پڑھ رہے ہیں ہم ترقی پسند وہ ہیں اور ہم عورتوں کو ساتھ لے کر چلیں گے ہماری معاشرے میں تو وہ ہے ہماری سب سے مثال بلوجستان میں ہم نے مثال قائم کی ہے کہ میدرم راحیلہ کو اسپیکر کے کرسی پر بٹھا دیا ہے اس سے بڑھ کر تو اور کوئی نہیں ہو سکتی ہے کچھ ہمارے دوستوں نے کہا کہ پاسپورٹ کا problems ہیں میں اپنے اسٹاف سے کہتا ہوں فوراً سے پیشتر ان دونوں اداروں سے رابطہ کیا جائے اور اُنکو کہیں کہ میرے ساتھ میٹنگز فحکس کر کے اور آ کر کے مجھے بتائیں کہ کیوں ہمارے لوگوں کیلئے یہ problems create کیتے جا رہے ہیں نادر اکا بھی میں نے کہا ہے یہاں پر کچھ ہمارے دوستوں نے بچلی کے بارے میں، سورسٹم کے متعلق بتیں کیں۔ اُس میں بھی ہم انشاء اللہ لگ ہوئے ہیں میں نے آج بھی احسن اقبال صاحب سے بات کی انشاء اللہ ہمارا ایک بہت بڑا پروگرام ہے۔ کہ ہمارے جو ٹیوب ویلز ہیں لیکن اس پر ہمیں بیٹھ کر کچھ سوچنا پڑیگا۔ کہ اگر یہ بچلی کی لوڈ شیڈنگ ہے۔ اسکی وجہ سے

ہمارا water table ہے وہ دن بہ دن نیچے جا رہا ہے گو کہ ہمارے پاس بجلی نہیں ہے fluctuations ہوتی ہے اور fluctuations کی وجہ سے بھی water table جو ہے سالانہ دس سے بیش فٹ، بیش سے تمیں فٹ نیچے جا رہا ہے مختلف علاقوں کا میں پوچھتا ہوں ڈاکٹر صاحب آپ کو بھی معلومات ہونگے کیونکہ آپ پی ایڈڈی منستر ہے ہیں تو یہ ہمیں دیکھنا ہو گا کہ یہ solar سے تو بالکل یہ نہیں ہو کہ دس گھنٹے یا بارہ گھنٹے سے پورا barren ہو جائے پورا بلوچستان تھوڑا سا اس پر concern ہے ہمیں۔ لیکن ہماری کوشش یہ ہو گی میری کوشش یہ ہے کہ جتنے بھی ٹیوب ولز ہیں انکو polarization پر لا لیں۔ کریں انکی اور جو بجلی وہاں سے بچے گی یہ پھر آپ لوگوں کی ذمہ داری ہو گی کہ جہاں ہم سولردینگے جہاں polarization کریں گے جن ٹیوب ولیز کو کریں گے وہاں ان منتخب نمائندوں کی ذمہ داری ہو گی کہ وہ وہاں بجلی کا نکاشن نہیں ہونے دیں اگر وہاں آپ نے بجلی کا نکاشن ہونے دیا تو پھر وہ solar سے بھی چلیں گے اور بجلی سے بھی چلیں گے اور پانی بھی نہیں ہو گا اور جو بحران ہمارے ساتھ بجلی کا پہلے سے already چلا آ رہا ہے اسکو پھر ہم لوگ وہ نہیں کر سکیں گے۔ بہر حال جو کامیاب فصل کر لی گی ہم اُس پر ہم بیٹھ کر انشاء اللہ حل کریں گے ملک اور مانگی ڈیم کے حوالے سے میں نے بات کی ملک اور مانگی ڈیم کے حوالے سے میں نے بات کی اس حوالے سے کل احسن اقبال صاحب نے مجھے کہا تھا کہ آج صحیح میں بتاؤ گا تو اس افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے ڈاکٹر صاحب بھی آپ بھی آپ کے ساتھ جو ڈیپارٹمنٹ تھا آپ کو بھی تھوڑا اسکو کہنا چاہیے تھا کہ میرے خیال سے ایک سال سے، میرے خیال سے میاں صاحب نے پیسے دیے ہیں مانگی ڈیم کیلئے۔ ایک سال ہو گیا ہے ایک سال سے ہم کہہ رہے ہیں کہ اس کیلئے پی سی و ان بنایا جائے سی ڈی ڈبلیو پی کی کیا جائے اسکا نہ سی ڈی ڈبلیو پی کیا گیا اب جا کے 18 تاریخ کو ڈی ڈبلیو پی کر کے اسکو پہنچا دیا گیا ہے وہاں پلانگ کمیشن میں اور ابھی 14 تاریخ کو دوبارہ انکا سی ڈی ڈبلیو پی ہو رہا ہے وہاں وہ بھی کوششوں سے نہیں اسکو expedite کرنا ہو گا ہمیں ڈاکٹر صاحب! دیکھیں ہمیں ایک سال کا کام چھ مہینے میں کرنا ہو گا۔ دو سال کا کام ایک سال میں کرنا ہو گا اگر ہم اس طرح سُستی کریں کہ ایک سال پہلے ہمیں فیڈرل گورنمنٹ نے پیسے دیے ہیں فیڈرل گورنمنٹ نے ہمیں دیے اور وہ ہمیں اذرامد دیتے ہیں کہ جی آپ اس وقت پی سی و ان بنایا کر بھی نہیں بھیجتے تو میں آپ لوگوں کو کوئی کے ایم پی ایز کو ایک خوشخبری دیتا ہوں کہ انشاء اللہ عنقریب جلد اپنے ہاتھوں سے آپ لوگوں کے ساتھ جا کے مانگی ڈیم کا افتتاح کروں گا اور جو پانچ ارب روپے ہمارے آئے ہوئے تھے کوئی پکیج کے حوالے سے اس پر میں نے سب کو بیٹھا کے احکامات جاری کر دیے ہیں اور میں update لیتا رہتا ہوں اسکے حوالے سے۔ اور انکو بھی جلد سے انشاء اللہ

میری خواہش یہ ہے کہ کوئئہ کو ایک face دیں ایک شکل دیں اور یہ جو ہمارا آئینوالا جون ہے اس وقت تک ہم complete کریں اور میں بذات خود جاؤ نگا اور انپکشن کروں گا اُن کاموں کی اور میں خود اپنے ہاتھوں سے اور آپ لوگوں کے ہاتھوں سے اُسکا افتتاح کراؤ گا (ڈیک بجائے گئے) اُس سے زیادہ ٹائم انکوں میں نہیں دے سکتا ہوں دوسری بات میں نے ڈیپارٹمنٹس کو میں نے اخبار میں بھی دی تھی اور دوبارہ میں اس august house کے حوالے سے یہ کہنا چاہتا ہوں کیونکہ ہمارے اوپر منتخب نمائندوں کے ہمیشہ الزام یہی لگایا جاتا ہے کہ جی یہ دریکرتے ہیں معاملات کو ٹھیک نہیں کرتے تو میں ایم پی اے صاحبِ امان کو بھی اپنی گزارش یہی کروں گا اور متعلقہ ہمارے جو سیکرٹری صاحبِ امان ہیں انکو بھی یہ کہون گا کہ جتنا جلد سے جلد ہو سکے جو ٹائم میں نے دیا ہے اُس ٹائم کے اندر پی اینڈ ڈی میں وہ اپنے پی سی و ان جمع کرادیں تاکہ ہم اس process کو تیز کرو سکیں اور میری خواہش یہ ہے کہ اس دفعہ کہ ہمارے اوپر surrender کا نام لگتا ہے کہ انہوں نے اتنے پیسے surrender کر دیئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ اس دفعہ میں surrender کی وہ نوبت ہی نہ آئے کہ ہم پیسے complete کریں اور ہمارے کام surrender کرنے والے 100% تاکہ ہم آگے ایک اچھی رزلٹ دے سکیں F.C. نے law and order appreciate کرتے ہیں لیکن میں اُنکے جزل سے ملوں گا، خود ملوں گا اُن سے کیونکہ ہمارا علاقہ پر trade ہی ہے آ غالیاقت صاحب بہتر جانتے ہیں اس چیز کو تو میں اُن سے کہوں گا کہ دو تین چیزیں ہیں ایک drug trafficking ہے ایک gun running ہے اور ایک نشیات human trafficking ہے وغیرہ ہیں اسکے علاوہ باقی چھوٹی موٹی اگر یہ جو ہمارے لوگ بزنس کرتے ہیں اسکو ہمیں وہ کیا جائے اور کسٹم کو بھی میں یہ کہنا چاہتا ہے کہ ہمارے لوگوں کو کیونکہ ہمارے لوگوں کا ذریعہ معاش سمجھنگ کا میں نہیں کہتا ہوں جو لوگ proper طریقے سے اپنے وہ کرتے ہیں ان چار چیزوں سے ہٹ کے وہ کیا لائیں گے اپنے لئے چار کمل لے کے آئیں گے یہ اپنا وقت گزر بس رکرتے ہیں کیونکہ جہاں پر بھی کوئی بارڈر کے لوگوں کا کام اس طرف اُس طرف یہ ہوتا ہے اور دنیا میں یہ ہوتا ہے۔ اب امریکہ اپنے آپ کو روک نہیں سکتا ہے اسکے ساتھ پڑوسی جتنے وہ ہیں میکسیکو ٹی اور دوسرے وہ ہیں میکسیکن وہاں اسکے اندر گھس جاتے ہیں کینیڈا سے جو ہے ناگرا سے ناگرا کی سائیڈ سے کینیڈا کی طرف سے لوگ امریکہ میں گھس جاتے ہیں تو یہ ہوتا ہے اس طرح لیکن یہ ہے کہ ان چیزوں کے علاوہ انشاء اللہ میں لکھر کشم کو بلکے اُن سے بات کروں گا اور آپ لوگوں کو اس ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کیونکہ یہ عوامی مسئلہ ہے آپ بھی عوام کے نمائندے ہیں تو انشاء اللہ اس پر میں بات کروں گا اُن سے اور انکو یہ

کہونگا کہ ہمارے عوام کو ناجائز طریقے سے تنگ نہیں کریں۔ ہاں کوئی اگر یہ چار چیزیں کرتا ہے drug trafficking کرتا ہے اسکے خلاف کارروائی کیجائے اگر کوئی gun running کرتا ہے اسکے خلاف کارروائی کی جائے human trafficking کرتا ہے نشیات کا کرتا ہے اُن پر ہم کسی صورت میں ہم compromise نہیں کریں گے باقی چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں کوئی غریب ہے چلا جاتا ہے اُدھر سے اپنے لئے تفتان چارکمبل لے کے آتا ہے یا چمن سے کوئی چیز اپنے لئے لیکر آ رہا ہوتا ہے اور یہاں پر وہ کرتا ہے انشاء اللہ اسکو میں sort out کروں گا میرا علم میں اچھا ہوا آپ لوگ لے کے آئے۔ کوئی کے حوالے سے جو بھی مسئلے مسائل ہے اس پر بھی میں انشاء اللہ کشم و الوں سے اور ایف سی والوں سے اُن سے بھی بات کروں گا کہ وہ ناجائز طریقے سے ہمارے لوگوں کو تنگ نہیں کریں ان چار چیزوں کے علاوہ باقی یہ ہے آپ پشاور بھی جائیں پشاور بھی بھرا ہوا ہے ان چیزوں سے اب میں کیا بولوں سب سے زیادہ جو بھی گاڑیاں ہیں سب کچھ ہیں وہ دوسرے صوبوں میں چل رہی ہیں اب چمن جو ہے یہاں سے سویا سوا سکلو میٹر ہے ہمیں کچھ اپنے لوگوں کو، عوام کو اس معاملے میں ریلیف دینا ہو گا تو انہیں الفاظ کیسا تھا آپ سب دوستوں کا جی ہاں ہاں قیدیوں والا یہ ہمارے سابقہ ہوم منسٹر صاحب نے مجھے کہا لیکن مجھے یاد نہیں تھا ہم نوے دن نہیں دے سکتے ہیں ساٹھ دن دے سکتے ہیں تو ساٹھ دن کا میں قیدیوں کیلئے اعلان کرتا ہوں اور باقی cases جو serious ہیں، انکو دیکھیں گے کہ اُنکے اوپر کیا ہم کر سکتے ہیں اُنکو انشاء اللہ وہ کریں گے ایک اہم مسئلہ ابھی اٹھایا گیا ہے میڈم اسپیکر آپکے علم میں ہے وہ تو آپکا استحقاق ہے ڈپٹی اسپیکر کا ہے لیکن آپ یہ ذرا آئی جی صاحب کو convey کر دیں کہ یہ جو ہمارا ایم پی اے ہائل ہے یا ایم پی اے ہائل کے جواز بن رہے ہیں اُنکی سیکورٹی کو خخت کیا جائے۔ جیسے وہاں wall نہیں ہے تو سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو کو میں گزارش کرتا ہوں کہ اُسکے جو ہے wall کا estimate ہے کرفوراً سے پیشتر میرے پاس بھیج دیا جائے تاکہ اسکے wall کا چاروں طرف سے بندوبست کیا جائے تاکہ وہ محفوظ رہے اور جس طرح مفتی گلاب صاحب کا گاڑی کا مسئلہ ہے مفتی گلاب نے میرے ساتھ کوئی اسکی بات نہیں کی ہے پنس صاحب کا جو کمرہ توڑ دیا گیا تو انکو بھی دیکھ لیں کہ یہ کیوں ہوا ہے۔ اگر اس طرح کوئی آ کے کمرہ توڑ دیتا ہے تو باقی سیکورٹی مسئلے اس پر میں اس طرح کھول کے بات نہیں کر سکتا ہوں۔ لیکن جو آنیوالا ہمارے ہوم منسٹر ہو گا تو اس سے میں یہ موقع رکھوں گا کہ وہ ہمارے جو ہے چاہے سیکرٹری صاحبان ہیں، چاہے ایم پی اے صاحبان ہیں، منسٹر صاحبان ہیں جو ایم پی اے ہائل میں رہتے ہیں اُنکو فول پروف سیکورٹی کا بندوبست کیا جائے جو بھی ہمارا ہوم منسٹر آنیوالا ہو گا اس کیلئے ایک entry pass ہونا چاہیے اور وہاں ایم پی اے ہائل میں مچھلی بازار نہیں بنایا

جائے اور اسکے اوپر بھی آپ میڈم اسپیکر دیکھ لیں میری جتنی help کی ضرورت ہے میرے اضافے کی۔
میڈم اسپیکر۔ C.M. صاحب! ہم آپ کیسا تھے بیٹھ کر ایک نشست ضروری ہے اس بارے میں۔

جی ہاں یہ بہت important مسئلہ ہے تو اس پر آپ ہمارے ساتھ مینگ کر لیں جو بھی
میرے help کی ضرورت ہے جس طرح وہ ہے اور غیر متعلقہ لوگ ہیں انکی entry ہند کر دیں وہاں اسکو
مخصوص کر دیں میرے خیال ہے ایم پی ایز کیلئے اگر ایم پی ایز کیلئے آپ لوگ اسکو مخصوص کرتے ہو میں آپ
لوگوں کو ٹھیک ٹھاک فنڈر دونگا اسکو renovate کرنے کیلئے (ڈیک بجائے گئے) کیونکہ میں
اس لئے نہیں کرتے ہیں کیونکہ پچھلی دفعہ میں نے بلوجستان ہاؤس کو میں نے renovate
کرایا پھر دوبارہ اسکا براحال ہو گیا۔ جب اسکا نام ایم پی اے ہاٹل ہے تو اسکو ٹھیک ٹھاک طریقے سے رہیں
کیوں آپ جا کے ہوٹل میں یادوسرے جگہوں پر رہتے ہیں۔ مہمان آپکے آتے ہیں آپ لوگوں کے پاس اپنے
اتنے تشویشیں ہم نے بڑھا دیے ہیں آپ کی اتنی وہ ہے آپ انکو دو دو، دو، تین سوروپے والے ہوٹل ہیں ان میں
ٹھہرائیں انکو دو دو ملنے کے بعد واپس چلے جائیں تو یہ ایم پی اے ہاٹل ہے ہی آپ لوگوں کا تو اسکو آپ لوگ
صحیح proper طریقے سے آپ وہ کریں اب آپ پنجاب میں جائیں انکے ایم پی اے ہاٹل دیکھیں سندھ
کے ایم پی اے ہاٹل وغیرہ دیکھیں وہاں پر اتنے وہ ہیں۔ جی ہاں وہ اسلئے میں نہیں کر رہا ہوں پچھلی دفعہ میں نے
اسکو renovate کرایا تھا لیکن براحال ہو گیا ہے اسکا وہ ہے اسی میں صرف ایک ہی کمرہ جو میں نے اپنے پاس
رکھا ہوا تھا تو اسکا حال تھوڑا بہتر تھا لیکن باقی اسیں وہ ہے لیکن آپ لوگوں سے request یہ ہے کہ اس پر جب
کروڑوں روپے جب ہم renovate کیلئے خرچ کرتے ہیں تو پھر اسکو آپ لوگ اپنے تک کی وہ رکھیں
کیونکہ سننے میں نہیں آیا میرا تجوہ ہے کہ جب آپ لوگ نہیں ہوتے ہیں آپ لوگوں کے بعد اسکو پھر کرائے پر بھی
دیا جاتا ہے پتہ نہیں کہاں سے لوگ آتے ہیں کہاں سے آکے وہ رہتے ہیں۔ تو پھر وہ ایم پی اے ہاٹل کا
image ہی نہیں رہتا ہے میرے خیال میں پھر وہ بورڈ ہی اس سے میڈم اسپیکر ہٹا دیا جائے تو میری بھی ذمہ
داریاں بنتی ہیں آپ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر مینگ کریں میں fully cooperate آپکے ساتھ کرنے
کیلئے اس معاملے میں تیار ہوں اور چاروں طرف سے wall بنادیا جائے اسکا اورتا کہ اس کیلئے pass ہو جو
لوگ آنے جانے والوں کیلئے pass انکو دیا جائے اور جن کے pass ہو اپنی شرائی کے لوگ وہاں بیٹھے
ہوئے ہوں اور انکو pass allow کریں گے pass دینے انکو ہوم ڈیپارٹمنٹ کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ
اس پر وہ کریں اور انکو pass دیں اور جس کے پاس pass نہیں ہو گا چاہے وہ جتنا بھی بڑا آدمی ہو جتنا بھی

اُسکواند نہیں چھوڑا جائے وہ ہر چیز ختم ہے ڈاکٹر صاحب! بلوچستان میں کیا کچھ بچا ہوا ہے؟ اسلام آباد کا حالت دیکھیں دوسرا سب کچھ دیکھیں خیر بنانے کی کوشش کریں گے ابھی، اللہ خیر کریگا لیکن آپ لوگوں کی تعاون کی ہمیں ضرورت ہوگی اب اگر ایک ایم پی اے صاحب کا کمرہ توڑ دیا جاتا ہے ایک ایم پی اے کا گاڑی چوری کر دیا جاتا ہے تو آگے میں کچھ نہیں بول سکتا ہوں اللہ نہیں کرے کوئی بہت بڑا misshape بھی ہو سکتا ہے تو اس اسمبلی کا بھی ہمیں خیال رکھنا ہوگا اور ایم پی اے ہائل کا بھی خیال رکھنا ہوگا ان معاملات میں انشاء اللہ میدم اپسیکر! میں آپکے ساتھ بیٹھ کے وہ کروں گا۔ اور باقی متعلقہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں یہاں میرے اسٹاف کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں پھر انشاء اللہ میں نے انکو آرڈر زدے دیا ہے۔ ان معاملات پر وہ کریں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہاں پر جو ادارے ہیں دیکھیں ہم آج فوج کی تعریف کرتے ہیں یا ہم یہ کہتے ہیں کہ بھی یہ وہ ہے ہمارے پاس اور بھی بہت سارے ادارے ہیں ریلوے ہے، اسٹیل مل ہے، پی آئی اے ہے یہ وہ ہے۔ لیکن سب کے سب خود رو طریقے سے چل رہے ہیں لیکن ایک ہی ادارہ ہے جو آر گناہ زڈ طریقے سے چلتا ہے۔ تو ہم سب اُسکو وہ کرتے ہیں تو ہم بھی انسان ہیں ہم بھی انہیں کے طرح لوگ ہیں۔ ہم کیوں اپنے چیزوں کو آر گناہ زڈ طریقے سے نہیں چلا سکتے ہیں ہم کیوں آر گناہ زڈ نہیں کر سکتے ہیں۔ ہمیں بھی اپنے چیزوں کو آر گناہ زڈ طریقے سے چلانا چاہیے ہمیں وہ کرنا چاہیے تو انشاء اللہ باقی آپ لوگوں کے reservations ہیں وہ انشاء اللہ میں جیسے کشم کے حوالے سے وہ بھی دور کروں گا جلد سے جلد بلکہ میری خواہش ہے کہ اگر آپ لوگ کہتے ہیں پارلیمانی لیڈر زکا ایک مینگ کروں میں اُنکے ساتھ یا سارے ایم پی ایز کے ساتھ یا جو بھی پھر پارلیمانی لیڈر زکیں گے اُنکے ساتھ بیٹھ کے وہ کریں گے اور آئی جی ایف سے بھی میں بات کروں گا انشاء اللہ کہ وہ ناجائز طریقے سے لوگوں کو تنگ نہیں کریں انہیں الفاظ کیسا تھا آپ سب کاشکریہ کہ آپ نے مجھ پر اعتماد کیا (ڈیک بجائے گئے)۔

میدم اپسیکر۔ نواب صاحب! آپکو میری طرف سے بھی مبارک ہو چونکہ باقی ممبران نے تو اپنی مبارکباد دے دی چونکہ میں بھی اسکی مبارکباد ہوں جی اچھا ٹھیک میں نے اپنی طرف سے (مداخلت) آپ سے میں نے پتہ کیا آپ نے کہا ”میں آج نہیں بولنا چاہتا“، تو میری طرف سے نواب صاحب! آپکو بلا مقابلہ جو وزیر اعلیٰ بلوچستان منتخب ہونے پر مبارکباد ہو اور میں اللہ تعالیٰ سے یہ بھی دعا کروں گی کہ اللہ پاک آپ کو ہمت استحکام دے اور وہ guidance کے کام اپنا یہ سفر کامیابی سے ہم سب کے ساتھ طے کریں اور میں اپنے لئے بھی تمام اپنے اراکین کا جنہوں نے مجھے مبارکباد دی اور خلوص دل سے دی میں اُن سب کی بھی شکرگزار ہوں کہ انہوں نے مجھے میرا حوصلہ بلند کیا نواب صاحب کی speech کے بعد بھی ہمارا حوصلہ بہت بلند ہوا اور محسوس ہوا کہ آج

ہمارے جو سر پر دستِ شفقت ہے اور میں چاہتی ہوں کہ (مداخلت) جی next session ہو گا اس میں، ہم آپ کو دینگے جی بالکل ٹھیک ہے میں اپنے تمام اراکین سے یہ گزارش کرتی ہوں کہ ابھی یہ جواباتیں ہوئی ہیں خاص طور پر ہمارے اپنے ہاؤس کے بارے میں، میں ایک ممبر کی حیثیت سے بھی محسوس کرتی تھی کہ ہم جو ہیں ایک عجیب دُور سے گزر رہے ہیں اور ہم اپنا جو ہم اسکو کہتے ہیں کہ It is a House تو اسکو سمجھنا چاہیے کہ It is our House، like a home اور یہ ہمارا ایک گھر کی طرح ہے اور اس میں یقیناً ہم سب نے ایک کردار ادا کرنا ہے اور میرا سب سے بڑا target یہ ہے کہ جہاں آپ سب محترم جو مبرز ہیں اپنے علاقوں سے اپنے لوگوں سے ووٹ لیکے یہاں آتے ہیں۔ تو ہم نے اسکے وقار کو بلند کرنا ہے۔ اسکا، میرا سب سے پہلا یہ ہے کہ میں نے اسکے وقار کو بلند کرنا ہے جس میں ہم آگئے ہیں کیونکہ جب اسکا وقار بلند ہو گا تو ہم سب کا ایک احترام ہو گا سوسائٹی میں ہم ایک دوسرے سے لڑنے نہیں ہم ایک دوسرے کے ساتھ understanding سے چلیں گے تمام ادارے ہمارے اپنے ہیں بلوچستان میں چاہے کام کر رہے ہیں پورے پاکستان میں کام کر رہے ہیں، جیسے سردار صاحب نے بھی کہا نواب صاحب نے بھی کہا یہ ملک ہمارا ہے یہ بلوچستان ہمارا ہے ہمیں بجائے کہ ہم کسی پر تقید کریں۔ ٹھیک ہے ہمیں شکایتیں ہو سکتی ہیں ہمیں کسی کی کارکردگی پر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے لیکن یہ مختلف ڈیپارٹمنٹس جو ہیں یہ سب ایک ڈوری میں بند ہے ہوئے ہیں اور ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر کے آگے بڑھنا ہے اور ایک دوسرے کی مدد سے ہی اس بلوچستان کے ترقی میں کردار ادا کرنا ہے اور اس پاکستان کی کردار ادا کرنا ہے۔ میں نے پہلے بھی شکریہ ادا کیا تھا اور بار بار اس رب العزت کا شکر ادا کرو گی کہ جس نے مجھے سب سے پہلے اس رب العزت کا کوہ سب مالکوں کا مالک ہے کہ اس نے اس نشست پر پہنچایا میں اپنے فیڈرل قیادت شکریہ ادا کرو گی میں تمام پارٹیز کے فیڈرل قیادت کا، پھر ہماری پروانشل جو ہمارے مبرز ہیں جنہوں نے مجھے اس پر پہنچایا اور سب سے پہلے میں اپنی پارٹی پر زیدینٹ جو ہیں نواز شریف صاحب کا فیڈرل قیادت نواب شاء اللہ زہری صاحب کا ہمارے تمام government coalition میں بیٹھے ہیں چونکہ میں بلا مقابلہ آئی ہوں میرے تمام اپوزیشن کے اراکین جو ہیں ان سب کا شکریہ ادا کرو گی میں نے شکریہ ادا کیا تھا سردار حسن کھیتران صاحب نے ایک بات کی میری ایک بات ہے کہ میں کسی کو نہیں بھولتی میں نے سب سے پہلے جام یوسف صاحب کے گھر بھی فون کیا وہ انکے بیٹھے نہیں تھے میں نے ان سے سب سے پہلے جو ہے میں نے انکا شکریہ ادا کیا کہ آج جو کچھ بھی ہے سیاسی طور پر میں ادھر ہوں لیکن میں نے اپنے تقریر میں کہا تھا کہ اگر سردار صاحب کو یاد ہو کہ میں ذاتی طور پر جو میری ایک تربیت ہوئی ہے جو ماں ہے میرے خیال میں، میں اور آپ

سب بھی ایک ماں سے پیدا ہوئے ہیں اور ماں کا ایک بہت بڑا کردار ہوتا ہے اور میں نے اپنی کامیابی کا جو کریڈیٹ دیا تھا نہ صرف اپنی ماں کو میں نے بلکہ تمام بلوچستان اور تمام پاکستان کے ماوں کو دیا تھا کہ یہ سب آپ آج ایک ماں کی تربیت اور اسکے حوالے سے ہوتے ہیں یقیناً والدین کی ہوتی ہیں والد کا بھی ایک کردار ہوتا ہے لیکن میں نے اپنی ماں کا ذکر کیا کیونکہ آپ نے خود اپنی تقریر میں admit کیا کہ ماں کی عظمت سب سے زیادہ ہوتی ہے آج جس نشست پر آپ لوگوں نے مجھے بٹھایا ہے یقیناً یہ ایک ایسی نشست ہے کہ جس کیلئے ایک impartial کردار ادا کرنा ضروری ہے میں آپ لوگوں سے درخواست کرو گئی میں چاہتی ہوں کہ میں اس سیٹ کا اس نشست کو جو آپ لوگوں نے مجھے سونپی ہے میں اسکا حق ادا کروں اور اسکے لئے بڑے مشکل مراحل سے بھی گزرنا پڑتا ہے مجھے اس کا اچھی طرح ادا کر ہے۔ لیکن آپ لوگوں سے بھی امید رکھتی ہوں کہ آپ لوگ اس سلسلے میں تعاون کریں گے جب آپ کہتے ہیں کہ آپ Custodian ہیں۔ آپ impartial ہیں تو پھر آپ اس بارے میں بھی مجھے سے تعاون کریں گے کہ میں impartial ہوں گے چلاو گئی۔ میں ایک دفعہ پھر آپ سب کا شکر یہ ادا کرتی ہوں اور ابھی چونکہ کافی وقت بھی ہو گیا ابھی اجلاس میں نے باقی اراکین سے بھی پوچھ لیا انہوں نے کچھ کہنا نہیں ہے ہمارا ایک پروگرام تھا میں اختتام سے پہلے چاہتی ہوں کہ ایک چھوٹی سی ایک آپ لوگوں کو announcement کر دوں کہ بی آئی آرائیں پی کا جو پروگرام تھا ماروی میمن صاحبہ آرہی تھیں کل تزوہ late ہو گئی ہیں تو اس میں کہا گیا ہے کہ جی پہلے وہ گیارہ بجے تھا، اب کل دو پھر تین بجے ہو گا وہ پروگرام تاکہ تمام اراکین کو یہ بات پتہ چل جائے کہ جو لوگ invited تھے تو اس میں وہ آسکیں۔

اب اسمبلی کا اجلاس 11 جنوری 2016ء بوقت شام 4 بجے تک کلیئے ماتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 06:00 بجکر 55 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)